New Era Magazine
ہاں میرے عشق پہ فدا مہرباں
NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
از قلم دریلی
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مکمل ناول)

ہاں میرے عشق پہ خدا مہرباں

از در لیلی

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

ناول

ہاں میرے عشق پہ خدا مہرباں!

تحریر

درلیلی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آج مومن ولاء میں خوشیوں کا سماں تھا ہر طرف ہنسی مذاق کی آوازیں سنای دے رہی تھی ساری حویلی کو رنگ برنگی لاءٹوں سے سجا گیا تھا بچے ادھر ادھر صحن میں کھیل رہے تھے سامنے ہی دلہن کے لے خوبصورتی سے اسٹیج تیار کیا گیا تھا اسکے باءیں جانب تیز آواز میں میوزک لگا تھا آج برسوں بعد اس حویلی میں خوشی آی تھی آخر مومن

خان کی لاڈلی بیٹی کی شادی تھی اتنے میں شور اٹھا کہ بارات آ گی تو مومن خان استقبال کے لے آگے بڑھ رہے تھے کہ اسماء سامنے آی جس کے چہرے پہ پسینوں کی بوندیں چمک رہی تھی کیا ہوا اسماء تم اتنی گبھرای کیوں ہو؟ مومن خان عجلت میں کہا وہ صاحب جی حرا بی بی اپنے کمرے میں نہی ہے اسماء ڈرتے ہوے بولی کیا بک رہی ہو مومن خان غصے سے کہا صاحب جی سچ کہہ رہی ہو میں نے پوری حویلی میں انکو دیکھا مگر کہی نہی ملی اسماء سنجیدگی سے بولی اچھا تم جاو مومن خان کہہ کر تیزی سے داءیں جانب بڑھے دہیا خان ادھر آو ذرا مومن خان اپنے بیٹے سے بولے جو دوستوں کے ساتھ خوش گپوں میں لگا تھا۔جی بابا بولے۔دہیا جلدی سے مومن خان کے پاس آ کر بولے۔ بیٹا حرا حویلی میں موجود نہی ہے اور بارات بھی آ گی تم ایک دفع اسے پوری حویلی میں ڈھونڈ ذرا۔مومن خان پریشانی سے بولے۔اچھا بابا دہیا حرا کی کمرے کی طرف بڑھا مومن خان بھی خاموشی سے مہمانوں جانب جانے لگے۔بابا حرا نہی ہے اب کیا جواب دیں گے ہم ان کے سسرال والوں کو قلبی مومن خان کے قریب کھڑا مدھم لہجے میں کہا۔خان یہ کاغذ کچن کے میز پر پڑا تھا۔اسماء اک لپٹا ہوا کاغذ مومن خان کی طرف بڑھایا۔جو قلبی نے جلدی سے لیا جیسے پڑھتے ہوئے قلبی کی آنکھیں لال۔ہوئی ۔کیا لکھا ہے کاغذ میں دہیا مومن خان قلبی کے چہرے پر غصہ دیکھ کر بولے بابا حرا

اپنے عاشق کے ساتھ بھاگ گئی ہے اور لکھا ہے کہ مجھے ڈھونڈنے کی ضرورت نہیں

قلبی غصے سے بولا مومن خان کو اپنے سامنے دنیا گھومتے ہوئے محسوس ہوئی اور اچانک

دل پر ہاتھ رکھا اور گرتے چلے گئے بابا کیا ہوا قلبی مومن خان کو تھامتے ہوئے

فکرمندی سے بولا قاسم گاڑی نکالو جلدی قلبی بلند آواز میں اپنے خاص آدمی کو آواز دی

سارے مہمان قلبی کے ارد گرد جمع ہوئے قلبی مومن خان کو اٹھاتے ہوئے تیزی سے

گاڑی کی طرف بڑھا چلو قاسم جلدی قلبی مومن خان کو پیچھے سیٹ پہ لیٹا کر خود بھی

بیٹھتے ہوئے بولا کہ اس نے تیزی سے گاڑی چلا کر حویلی سے نکلا سب باراتی شاک کی

کیفیت میں کھڑے تھے جب ایک عورت کی آواز سنائی دی لگتا ہے بیٹی بھاگ گئی گھر

سے میں نے خود دیکھا ہے حویلی میں نام ونشان بھی نہیں ہے دلہن صاحبہ کے چلو گھر

چلے سب اب شادی خاک ہونی ہے جب دلہن بھی بھاگ گئی ہو وہ عورت سب کو

اطلاع دے کر جانے لگی باقی لوگ بھی باتیں کرتے ہوئے حویلی سے نکلتے چلے گئے

خوشی میں غم کی بات آنا بہت بڑا شاک ہے جو اللہ کسی کو نہ دکھائے

بھائی آپ جا رہے ہیں بضعہ کمرے کی دہلیز پر کھڑی بے بسی سے بولی گڑیا جانا تو ہے کیا

کروا گر مجبوری نہ ہوتی تو کبھی تم کو اکیلا چھوڑ کر نہ جاتا اسفندیار بضعہ کے پاس آ کر بولا بھائی آپ یہاں مزدوری کرے مت جائے بضعہ نرم لہجے میں بولی گڑیا تم سمجھ نہیں رہی مزدوری ہوتی تو میں کیوں جاتا کراچی اسفندیار بضعہ کا ہاتھ پکڑ کر بولا بھائی مجھے ڈر لگ رہا ہے بضعہ آخر روپڑی ڈر کیوں لگے گا میں ہوں تمہارے پاس پیچھے سے فاطمہ باجی کی آواز آئی اسلام علیکم فاطمہ باجی اسے سمجھالے اس پگلی کو اسفندیار فاطمہ باجی کو دیکھ کر بولا جو قریب پڑی چارپائی پر بیٹھ چکی تھی یہاں آو بضعہ فاطمہ نے بضعہ سے کہا جس کی آنکھیں آنسوں سے نم تھیں بضعہ خاموشی سے فاطمہ کے ساتھ بیٹھی بضعہ تمہارا بھائی اکیلا نہیں جارہا میرے بھائی کے ساتھ جارہا ہے اور یہ کراچی کونسی دور ہے پاکستان میں تو ہے فاطمہ سمجھاتے ہوئے کہا مگر میری سہیلی کہتی ہیں کراچی بہت دور ہے بضعہ فاطمہ باجی کو دیکھا جو اس کی بات پر مسکرارہی تھی صحیح کہتی ہے مگر اتنا بھی دور نہیں جتنا تیرے خیال میں ہے اسفندیار مسکرا کر بولا فاطمہ باجی بضعہ آپ کے پاس میری امانت رہے گی جب تک کوئی مزدوری نہ مل جائے میں گھر نہیں آؤں گا اس کا بہت خیال رکھے گا آپ کو پتہ ہے اس دنیا میں میرا آخری رشتہ بضعہ کا ہے اسفندیار فاطمہ سے کہہ رہا تھا بضعہ اسفندیار کی باتیں سن اسفندیار کے گلے لگی اور پھوٹ پھوٹ کر رودی بضعہ میری گڑیا ایسی نہیں روتے اسفندیار اپنے آنسوؤں پر قابو پاتے ہوئے بولا فاطمہ بھی

بہن بھائی کو نم آنکھوں سے دیکھ رہی تھی بھائی آپ وعدہ کریں آپ ہر روز مجھے کال کریں گے بضعہ نم لہجے میں بولی کیوں نہی میری جان روز کروں گا مگر تم بھی ایک وعدہ کرو فاطمہ باجی کو تنگ نہیں کرنا روز کالج جانا ہے اور اپنا بہت زیادہ خیال بھی رکھنا ہے اوکے اسفندیار بضعہ کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے پیار سے بولا جی بھائی بضعہ افسردگی سے بولی اچھا باجی اجازت دے دیر ہو رہی ہے وقار باہر کھڑا ہے اسفندیار فاطمہ باجی کے پاس آکر بولا اللہ تم دونوں کو کامیاب کرے اپنا خیال رکھنا اور وہاں پہنچ کر مجھے فون کرنا ٹھیک ہے فاطمہ ہدایت دے کر بولی اچھا گڑیا رونا مت میرے لیے دعا کرنا کہ تمہارا بھائی ترقی کرے اسفندیار کرتے ہوئے بولا جس کے آنسو جدائی میں بہہ رہے تھے بھائی اپنا خیال رکھنا بضعہ بے بسی سے بولی نہ بائی کو روک سکتی اور نہ چھوڑنے پر دل راضی تھا کاش ہم غریب نہیں ہوتے تو اس طرح بھائی کو مجھے اکیلا چھوڑ کر جانا نہیں پڑتا بضعہ کے دل میں خیال آیا اللہ حافظ اسفندیار کہہ کر تیزی سے گھر سے نکلا بضعہ روتے ہوئے فاطمہ کے گلے لگی فاطمہ ایک ناکام سی کوشش کرنے لگی بضعہ کو چپ کرانے میں جو بلک بلک کر رو رہی تھی

اسفندیار ہمیں کام تو مل جائے گا نہ کراچی میں وقار اسفندیار سے پوچھا جو خاموشی سے ریل کی کھڑکی سے باہر دیکھنے میں مصروف تھا اگر قسمت نے ہمارا ساتھ دیا تو مل جائے گی ویسے سلیم چچا نے کہا تھا کہ فیکٹری کے مالک کو میرا نام بتادیں جلدی نوکری دے دے گا اسفندیار نے جواب دیا انشاءاللہ ملے گی وقار نے ایک امید سے کہا انشاءاللہ اسفندیار نے زیر لب کہا تو چھوٹی کے لیے پریشان ہے وقار اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا ہے نہ جانے کیوں دل کہہ رہا ہے کہ بضعہ کو اکیلے نہ چھوڑ اسفندیار نے اپنے دل کا حال بتایا فاطمہ باجی ہے اس کے پاس اور باقی اللہ مالک ہے اور ہم تو آتے جاتے رہیں گے وقار تسلی دیتے ہوئے بولا ہاں یار میں ایک سلمان بتا رہا تھا کہ حرا کی شادی کل رات تھی وقار نے کہا تو ہمیں کیا جہاں رہے بس خوش رہے اسفندیار نے پھر بھی اس کے لیے دعا کی جس نے اس کی محبت کو ٹھکرایا جاتا

سچ ہے محبت والے کسی کو بددعا نہیں دیتے کسی کے اور کسی کا دل نہیں توڑتے

تو خوش ہے کہ اس نے سارے یونی کے سامنے تیری محبت کو ٹکرایا تھا وقار یاد دلاتے ہوئے بولا تو کیا کرو اس محبت کے ہاتھوں بے عزت ہوا کسی کو اپنے ساتھ زندگی گزارنے پر مجبور تو نہیں سکتے ہیں نا وہ میری نصیب میں نہیں تھی ورنہ میرے اللہ کبھی

غلط فیصلہ نہیں کرتا میں سنجیدگی سے جواب دیا جس کی آنکھوں میں ایک دن میں اتر آئی تھی دوست کہتا ہے اس محبت کے ہاتھوں نہ جانے کتنے ذلیل ہوئے زمانے میں اگر محبت سچی ہو تو مل ہی جاتی ہیں وقار اسفندیار کے بعد سے اتفاق کرتے ہوئے کہا اتنے میں ٹرین کچھوے کی چال چلتے ہوئے آگے بڑھنے لگی اسفندیار اک دفعہ پھر باہر کے نظارے میں گم ہوا

بضعہ اور اسفندیار ایک بھائی اور بہن تھے اس کے والدہ مومنہ بیگم بضعہ کے پیدا ہوتے ہی انتقال کر گئی تھیں اور والد الیاس صاحب ایک سال پہلے ہارٹ اٹیک کی وجہ سے وفات پا چکے تھے رہ گیا اسفندیار جو چھوٹی سی عمر میں گھر کی ذمہ داری کے ساتھ ساتھ بضعہ کو بھی توجہ دیتا صبح یونی جاتا اور آتے ہی مزدوری پر چلا جاتا اس طرح اس نے اے ایم کر لیا تھا مگر غریبوں کو رشوت کے بغیر نوکری کون دیتا ہے اس لئے مزدوری کے سلسلے میں اپنے دوست وقار کے ساتھ کراچی چلا گیا بضعہ اسفندیار سے چھ سال چھوٹی تھی بضعہ فرسٹ ایئر کی سٹوڈنٹ تھی بضعہ فاطمہ باجی کے ساتھ کالج جاتی فاطمہ وہاں کی ٹیچر تھی اسلئے اسفندیار نے بضعہ کی ذمہ داری فاطمہ کو دی جو اس کے برابر میں رہتی

NEW ERA MAGAZINE .com

تھی فاطمہ ایک بیوہ عورت تھی شادی کے ایک سال بعد اس کا شوہر کار ایکسیڈنٹ میں انتقال کر گیا تھا پھر فاطمہ نے بھی شادی کا نہیں سوچا اس کا بھائی وقار اسفندیار پرانے یار تھے فاطمہ اپنے بھائی کو سب کچھ سمجھتی تھی اس طرح ان دونوں میں پیار و محبت زیادہ ایک دوسرے کے مسلے کو اپنا مسئلہ سمجھتے بضعہ تو زیادہ فاطمہ کے گھر پای جاتی اب بھی اسفندیار کے جانے کے بعد بضعہ فاطمہ کے ساتھ رہنے لگی

🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷

ڈاکٹر بابا کی طبیعت اب کیسی ہے قلبی ڈاکٹر سے بولا آپ کے بابا پہ ہاٹ اٹیک ہوا ہے ہم نے دوائیاں لکھ دی ہے ان کو ٹائم پر دے دیا کریں بس کوشش کرے ان کو خوش رکھ پائے ڈاکٹر کہہ کر خاموش ہوا ٹھیک ہے ڈاکٹر آپ کے ہدایات پہ عمل کریں گے میں بابا کو گھر لے جا سکتا ہوں قلبی نے اٹھتے ہوئے کہا جی لے جا سکتے ہیں ڈاکٹر نے اجازت دی آپ کا بہت شکریہ قلبی ڈاکٹر سے بولا اس میں شکریہ کی کوئی بات نہیں ہمارا فرض ہے ڈاکٹر مسکرا کر بولا اچھا اللہ حافظ کے قلبی روم سے نکلا بابا جس نے بھی آپ کی یہ حالت کی ہے زندہ نہیں بچے گا حرا تم کو تو میں زمین کی آخری تہہ سے بھی نکال دوں گا تمہاری ہمت کیسے ہوئی گھر سے بھاگنے کی اور جس کے ساتھ بھاگی ہے اس کو تو میں تم

سے زیادہ تڑپاؤں گا قلبی سوچتے ہوئے خیالوں میں حرا سے مخاطب تھا

اتنا چھوٹا تمہارا فلیٹ ہے علی حرا گاڑی سے اترتے ہوئے کہا یہ تمہاری حویلی تو نہیں ہے

نا یہ میرے لئے ایک پر سکون مقام ہے علی حرا سے آگے بڑھ کر فلیٹ کھولتے ہوئے

جواب دیا حرا حویلی کا سن کر ایک لمحے کے لئے اداس ہوی یار اب آ بھی چلو یار تم تو

مورتی بن گئی علی ہنستے ہوئے بولا علی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ حرا مصنوعی غصے سے چیخی خیر

اب فلیٹ اتنا بھی برا نہیں جتنا باہر سے نظر آتا ہے حرا فلیٹ میں داخل ہو کر بولی شکر

ہے تمہیں پسند آیا علی نے صوفے پر بیٹھے ہوئے کہا اب ایسی بھی کوئی بات نہیں

تمہارے لیے تو میں نے اپنی حویلی چھوڑی اس چھوٹے سے فلیٹ میں بھی میں

تمہارے ساتھ رہ لوں گی علی حرا پیار سے بولی ہاں جان من تم نے واقعی میرے لئے اپنے

ماں باپ کو چھوڑا تو مجھے اور بھی عزیز ہو حرا علی نے اپنے لہجے میں جھوٹا پیار لاتے ہوئے

کہا ویسے میں سوچ رہی ہو کہ ہم۔نے اسفندیار کے ساتھ بہت برا کیا اس کے پیچھے

میرے بھائی اور باپ نہ جانے کتنے آدمی لگائے ہوں گے حرا سنجیدگی سے بولی تمہیں

اب کسی اور کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں بس میرے بارے میں سوچنا علی حرا کو دیکھ

کر کہا او کے جناب حرا ہنس کر بولی اچھا مجھے بھوک لگی ہے کھانے کو کچھ ہو گا یا نہی حرا کو واقعی بھوگ لگی تھی جب حویلی سے نکل رہی تھی تو اسے بھاگنے کی جلدی تھی کھانے کی نہیں حرا اٹھتے ہوئے بولی ہاں کچن میں کھانے کا سارا سامان موجود ہے میرے لیے بھی بناو کھانا علی نے کہا ٹھیک ہے مگر مجھے صرف آملیٹ بنانا آتا ہے حرا کچن میں جاتے ہوئے بولی تمہارے ہاتھ کی کچی روٹی بھی کھالیں گے جان من علی حرا کا پیار سے بولا مگر افسوس حرا کو اس کی آنکھوں ہیں ہوس دیکھ سکی چل جھوٹے حرا ہنستے ہوئے کہا اور اپنا ہاتھ چھڑواتے ہوئے کچن میں گی علی اسکو دلچپسی سے دیکھنے لگا جو بے خبر کچن میں کھڑی سامان ڈھونڈ رہی تھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کاش ہمیں ہر انسان کی آنکھوں میں دکھاوا اور پیار نظر آتا تو ہم انسان دھوکہ کھا کر پھر روتے نہی پچھاتے نہی بس وقت پہ سنبھل جاتے کاش۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلبی جب مومن خان کو گھر لے آیا تو سجے سنورے گھر کو دیکھ کر غصے سے بھڑک اٹھا اسماء بی اس گھر کو صاف نہیں کیا ابھی تک قلبی غصے سے بولا صاحب جی ابھی صاف کرتی

ہوں پانچ منٹ میں اسماء بی جو پودوں کو پانی دے رہی تھی تو قلبی کی آواز سن کر دوڑی

چلی آئی قلبی خان مومن خان کو کمرے میں لے کر چلا گیا بابا آپ آرام کریں میں

تھوڑی دیر میں آتا ہو قلبی مومن کو بٹھاتے ہوئے بولا بیٹا آرام کرو بس گھر آکر سکون

آگیا مگر حرا۔۔۔۔ مومن خان نے اک سرد آہ ابھری بابا حرا ہمارے ل ء ے ے

مر گی مگر یاد رکھیں بابا زندہ نہیں چھوڑیں گے دونوں کو میں جلد ہی ان کو ڈھونڈ نکالوں

گا قلبی غصے سے بولا بیٹا ایک بات تو بتاؤ میری تربیت میں ایسی کیا کمی تھی کہ حرا نے یہ

صلہ دیا مومن خان کی آواز رندھ گی بابا آپ نے بہت اچھی تربیت کی تھی ایک ماں کے

بغیر مگر حرا نے ایسا کیوں کیا اس کو ذرا بھی خیال نہیں آیا ہماری عزت کا ہر خواہش پوری

کی حرا کی مگر وہ پھر بھی بے غیرت نکلی قلبی مومن خان کے نزدیک بیٹھتے ہوئے کہا

قلبی میرے ساتھ ایک وعدہ کرو تم حرا کو میرے پاس لاؤ گے نا مومن خان نم لہجے میں

بولے میں بابا وعدہ کرتا ہوں بس کچھ دنوں میں حرا گھر میں ہو گی قلبی اٹھتے ہوئے بولا

اور تیزی سے کمرے سے نکلا

مومن خان اپنے گاؤں کے بڑے تھے سارے گاؤں میں ان کے کئے گئے فیصلے مانے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جاتے تھے ان کی اہلیہ زینب جو پانچ سال پہلے دنیا کو خیر آباد کہہ چکی تھی مومن خان کی دو اولادیں دہیا قلبی اور اس سے چھوٹی حرا مومن خان۔ یہ دونوں ہی مومن خان کے کل کائنات تھے دہیا قلبی تیس سال کا خوبصورت نوجوان چھ فٹ لمبا قد سفید رنگت ہلکی نیلی آنکھیں بروان بھورے بال ہلکی داڑھی روشن پیشانی ستواں ناک بلاشبہ وہ ایک خوبصورت مرد تھا جس پر گاؤں کی ہر لڑکی فدا ہوتی مگر دہیا قلبی لڑکیوں سے آسیب کی طرح دور بھاگتا اس کے مزاج میں سنجیدگی تھی جو اس پہ حد درجہ سوٹ کرتی جس نے تعلیم مکمل کر کے اپنا افس کھولنے کا ارادہ تھا اس کے بعد حرا مومن خان اپنے بھائی اور بابا کی لاڈلی تھی جس کی ہر بات فوراً منوای جاتی حرا کو یونی میں ایک لڑکا پسند تھا مگر مومن خان نے اسکا رشتہ اپنے دوست کے بیٹے سے طے کیا حرا عین نکاح والے دن گھر سے علی کے ساتھ بھاگ گی مومن خان کسی سے نظر ملانے کے قابل نہ رہا اور قلبی اس کو ڈھونڈنے میں لگا

🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷

فاطمہ باجی بھای نے کال اٹھائی بضعہ نے فاطمہ سے کہاں ہاں پہنچ گئے ہیں کراچی فاطمہ نے جواب دیا اللہ کا شکر ہے خیریت سے پہنچ گے میرا دل ایسے گھبرا رہا تھا بضعہ نے

سنجیدگی سے کہا بس اب دعا کرو کہ کوئی جلدی سے کوئی کام دے فاطمہ نے بضعہ سے کہا اللہ مدد کرے گا آپ کو کچھ چاہیے تو بتادے میں سونے جا رہی ہو بضعہ نے اونگھتے ہوے کہا نہیں تم جاؤ سو جاؤ میں بھی نماز پڑھ کے آتی ہوں فاطمہ نے چارپائی سے اٹھتے ہوئے کہا اچھا باجی بضعہ یہ کہہ کر کمرے کی طرف بڑھی

🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷

آخر پہنچ گئے کراچی وقار ٹرین سے اترتے ہوئے بولا اب آگے بڑھے سیٹھ صاحب کے ایڈریس کے پتے پر یا نہیں کھڑے رہو گے اسفندیار چلتے ہوئے بولا ہاں تیرے پیچھے ہی ہو وقار اسکے پیچھے چلتے ہوئے کہا ایڈریس نکال اسفندیار. رک کر بولا یہ لے وقار اسفندیار کو ایڈریس دیتے ہوئے بولا بھائی صاحب کہاں جانا ہے آپ کو اتنے میں ایک آٹو والا رک کر بولا بھای یہ ایڈریس دیکھے یہاں جانا ہے اسفندیار آٹو والے سے بولا یار یہ تو اس پلازے کا ایڈریس ہے آٹو والا اک دور پرے پلازے کو اشارہ کرتے ہوے بولا بہت شکریہ بھای اسفندیار مسکرا کر بولا چلے وقار بولا ہاں اسفندیار اسکے برابر میں چلنے لگا

قاسم مجھے حرا کی ساری معلومات چاہیے کہاں آتی جاتی یونی میں اور اس کی سہیلیوں سے پتا کرو کیا پتہ کسی کو کچھ بتایا ہو قلبی قاسم سے بولا جو سر جھکاے کھڑا تھا صاحب میں شام تک اطلاع دیتا ہوں قاسم مدھم آواز میں بولا میں جاؤ صاحب.جی قاسم نے اجازت چاہی ہاں جاو مگر معلومات پوری ہونی چاہیے قلبی رعب دار آواز میں کہا قاسم جب چلا گیا تو قلبی نے آنکھیں موندلی بھائامیں شادی اپنی مرضی سے کروں گی ایک آواز قلبی کے کانوں میں گونج اٹھی نہیں چھوٹی ہمارے خاندان میں یہ ناپسندیدہ کیا جاتا ہے قلبی نے نرمی سے جواب دیا تھا بھای آپ جو کہیں مگر میں شادی پسند سے کروں گی اور اس کے لیے مجھے جو بھی کرنا پڑے میں ضرور کروں گی انشاءاللہ حرا اپنا فیصلہ سنا کر چلی تھی حرا تو نے وہ کر دیا جس کا تو نے کہا تھا مگر تمہیں تو میں زندہ نہی چھوڑونگا قلبی نے غصے سے سوچا

صاحب وہ قاسم لاوءج میں قلبی کو دیکھ کر اس کے پاس آکر بولا کیا خبر ہے بولو قلبی نے بولنے کی اجازت دی صاحب حرا کی سہیلیوں کو کچھ پتا نہیں ایک دو نے تو مبارکباد دی

مگر اک بات کسی ذریعے سے معلوم کروای قاسم۔ کہہ کر خاموش ہوا کیا بات؟ قلبی

قاسم کو دیکھ کر بولا یہی کہ حرا بی پسند کرتا تھا اک لڑکا جس کا نام اسفندیار ہے بس

صاحب یہی معلوم کرسکا قاسم سر جھکاتے ہوئے بولا مجھے اس لڑکے کے گھر جانا ہے

مجھے پورا یقین ہے حرا وہاں ہی ہوگی تم گاڑی نکالو میں آتا ہو قلبی نے حکم دیا قاسم جلدی

سے گیا قلبی بھی اسکے پیچھے لپکا

🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷

بضعہ اسفندیار سے بات کرلی ہے فاطمہ بضعہ کو کمرے میں داخل ہوتے دیکھ کر پوچھا جی

باجی بضعہ نے موباءل۔ چارج پہ لگاتے ہوئے جواب دیا کیسا تھا خیریت تھی وہاں فاطمہ

نے بضعہ کو دیکھ کر کہا ہاں باجی بھای ٹھیک تھے کہہ رہے تھے کہ سب کچھ مل جاے گا

مگر حرا نہی ملی بضعہ سنجیدگی سے بولی اب کیا کہو اسفندیار سے کہا بھی تھا کہ ان

امیر زادیوں کے لے ہم غریبوں سے اچھے رشتے ہوتے ہیں مگر اسفندیار سنتا تھا میری

بات فاطمہ افسردگی سے کہا اب تو اسکی شادی بھی ہوی ہوگی بضعہ نے کہا ہاں اس لے تو

اسفندیار کراچی چلا گیا کہ حرا کو بھول جاے فاطمہ نے اونگھتے ہوے کہا اتنے میں دروازہ

پر دستک ہوی باجی اس ٹاءم کون آگیارات ہونے پہ بضعہ فاطمہ سے بولی میں دیکھتی ہو

فاطمہ اٹھ کر کمرے سے نکلی کون ہے بھای فاطمہ نے بلند آواز میں کہاجب دروازے پہ

دوبارہ دستک ہوی فاطمہ نے دروازہ کھولا توکوی آندھی کی طرح داخل ہوا آپ کون

ہے اور اسطرح اچانک گھر میں کیسے داخل ہوے جناب فاطمہ غصے سے بولی مجھے

اسفندیار سے ملنا ہے بہت ضروری کام ہے اس سے قلبی نے اپنے آنے کی اطلاع دی

اسفندیار سے کیا کام ہے اور تم ہو کون؟ فاطمہ نے آگے سے جواب دیا یہ تو میں اسفندیار

سے مل کر بتاوگا قلبی نے مسکراتے ہوے کہا باجی کون ہے بضعہ کمرے سے باہر کی آواز

یں سن کر کمرے سے نکل کر بولی قلبی کی پشت تھی بضعہ کی طرف جب لڑکی کی آواز

سن کر موڑا تو سامنے ہی بضعہ پہ نظر پڑی تو قلبی غور سے بضعہ کو دیکھنے لگا سفید رنگت ہلکی

براون آنکھیں کالے لمبے بال جو اس نے جوڑے کی شکل میں باندھے تھے سر پہ ڈوپٹہ

اچھے طریقے سے اوڑھا ہوا جو سادگی میں بھی کسی کو اپنا دیوانہ کر سکتی تھی جو سوالیہ

نظروں سے فاطمہ کو دیکھ رہی تھی بضعہتم اندر جاو فاطمہ نے بضعہ سے کہا جو قلبی کی

نظروں کی حصار میں تھی بضعہ کچھ کہے بنا جلدی سے کمرے میں گی دیکھے آپ کس

مقصد کے لے آے ہیں جلدی بتادے ورنہ چلے جاے یہاں سے کیا ہم اندر بیٹھ کر

بات کر سکتے ہیں قلبی نے فاطمہ کو دیکھ کر کہا آے فاطمہ نے اجازت دی ہاں تو اب

بتاے قلبی کرسی پر بیٹھا ہی تھا کہ فاطمہ نے کہا میں قلبی ہو حرا کا بھای قلبی نے بات
شروع کرتے ہوے کہا بضعہ حرا کا نام سن کر کمرے کی دہلیز کے ساتھ کھڑی ہوی حرا
کی شادی تھی تو قلبی آگے کہہ رہا تھا کہ فاطمہ درمیان میں بول پڑی واہ اچھا مبارک ہو تو
ہمیں یہ بتانے کے لے یہاں آیا ہے فاطمہ نے سوال کیا آپ ذرا چپ رہ سکتی ہے یا نہی
قلبی غصے سے کھڑا ہو کر بولا کیا بولنا ہے بول فاطمہ ناگواری سے بولی میں اسلے آیا ہو کہ
اسفند یار نے میری معصوم بہن کو گھر سے بھا گیا ہے قلبی چبا چبا کر بولا یہ کیا بکواس کر
رہے ہو ہوش میں تو ہو فاطمہ غصے سے بولی میرا دماغ ویسے بھی خراب ہے آدھا آپ
خراب کر رہی ہے چلے مجھے اسفند یار کا اتا پتا بتاے قلبی منہ بگاڑتے ہوے کہا پہلی بات
یہ کہ اسفند یار ایسا نہی کر سکتا اور آخری بات ہم کیوں پتا بتاے جب کہ اسفند یار نے
کچھ کیا ہی نہی ہے تو براے مہربانی دروازہ کھولا ہوا ہے آپ جا سکتے ہیں فاطمہ نرمی سے
بولی دیکھے عزت سے کہہ رہا ہو اسفند یار کا پتا دے ورنہ میں پولیس کو لے آونگا وہ خود تم
لوگوں سے معلوم کر دے گی قلبی دھمکی دیتے ہوے کہا نہی پلیز پولیس کو مت بتاے
میرا بھای ایسا نہی کر سکتا ہم بہت غریب لوگ ہماری عزت کہاں کی نہی رہ جاے گی
بضعہ التجای لہجے میں بولی اگر اتنا عزت کا خیال ہوتا تو تمھارا بھای میری بہن کو بھاگتا نہی
قلبی کا رخ بضعہ کی طرف مڑا میرے بھای کے بارے میں اک لفظ مت بولے آپکی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بہن کو عزت کا۔خیال نہی آیا اسلیے تو گھر سے بھاگ نکلی اور بدنام کر دیا میرے بھای کو
بضعہ غصے میں بولی آخر اسکے بھای کو برا بھلا کہا جا رہا تھا اور وہ خاموش رہتی ناممکن سی
بات تھی بضعہ تم چپ رہو اور جاو اندر فاطمہ نے بضعہ کو آواز دی بضعہ جب مڑ رہی تھی
تو قلبی نے اسکی کلای پکڑی بضعہ کو تو کرنٹ لگا زندگی میں پہلی دفعہ کسی نامحرم نے اسکو
چھوا تھا یہ میرے ساتھ جاے گی قلبی نے بضعہ پہ دھاکہ کیا آپکی ہمت کیسے ہوی مجھے
ہاتھ لگانے کی چھوڑے مجھے بضعہ چیختے ہوے کہا پلیز اسکو چھوڑ دو ہم بات کرتے ہیں
فاطمہ آگے بڑھتی ہوی بولی روکے آپ یہ میرے ساتھ جا رہی ہے میں دیکھتا ہو
اسفندیار اسکے پیچھے کیسے نہی آتا اور اسکو یہ پیغام بیھج دے حرا کو سہی سلامت اپنے گھر
چھوڑ دے اور اپنی بہن کو لے جاے ورنہ اس لڑکی ساتھ بہت برا ہو گا سمجھی آپ قلبی
دھاڑا بضعہ مسلسل اپنے آپ کو قلبی کی چنگل سے آزاد کر رہی تھی مگر وہ تھا کہ سختی سے
پکڑا تھا رو کو تم فاطمہ روتے ہوے بولی مگر قلبی ان سنی کر کے بضعہ کو گھسیٹ کر لے
جا رہا تھا فاطمہ باجی پلیز مجھے چھڑوا لے بضعہ روتے ہوے فاطمہ سے کہا جو کہ مسلسل
قلبی کے سامنے ہاتھ جوڑے کھڑی تھی قلبی بضعہ کو گھر سے گھسیٹتے ہوے گاڑی میں
دھکیلا بضعہ اپنی بے بسی پہ رو رہی تھی قلبی نے اسکے منہ پہ ہاتھ رکھا کہ یہ چیخے نہ قاسم
گھر کی طرف چلو قلبی نے قاسم کو حکم دیا قاسم نے جلدی سے گاڑی آگے بڑھای

آدھے گھنٹے میں قلبی حویلی پہنچا چلو نیچے اترو قلبی گاڑی سے اترتے ہوئے بضعہ کو کہنے لگا

نن۔۔۔۔ نہیں مجھے گھر جانا ہے بضعہ سکیوں کے درمیان بولی قلبی غصے میں بضعہ کو اپنی

طرف کھینچا چھوڑے مجھے بضعہ رو رہی تھی قلبی بضعہ کو حویلی کے سامنے والے کمرے

میں لے جانے لگا میرا ہاتھ چھوڑے پلیز بضعہ مسلسل مزاحمت کر رہی تھی چپ بالکل

چپ خبردار جو منہ سے کوئی آواز نہ نکلی تو دماغ خراب کر دیا ہے ایک بات کر کے گھر

چھوڑ دو گھر چھوڑ دوا گر چھوڑتا تو لاتا کیوں قلبی غرایا بضعہ سہم گی قلبی بضعہ کو کمرے میں

چھوڑ کر کمرے سے نکلا اور دروازہ پیچھے سے لاک کیا اور مومن خان کی کمرے کی

طرف بڑھا بضعہ روتے ہوئے زمین پر بیٹھتی چلی گئ

بابا آپ نے دوائی کھالی ہے قلبی نے مومن خان کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا کھالی ہے تم

کہاں غائب تھے میں نے کتنی دفعہ آسماء سے پوچھا تمہارا مومن خان نے پوچھا بابا وہ

ضروری کام تھا وہ کرنے گیا تھا قلبی نے جھوٹ بولا حرا کا کچھ پتہ چلا دہیا مومن خان نے

اچانک پوچھا نہیں بابا قلبی نے نفی میں سر ہلایا آپ سو جائے میں جاتا ہوں کھانا کھانے

قلبی اٹھتے ہوئے بولا اور کمرے سے نکلا آسماء بی ایک کھانے کا ٹرے تیار کریں اور مجھے دے میں کھانا اپنے کمرے میں کھاؤں گا قلبی کچن میں داخل ہوتے ہوئے بولا جی صاحب اسماء بی جلدی سے ہاتھ چلاتے ہوئے ٹرے میں کھانا رکھنے لگی اسماء بی مجھے صاحب مت کہا کرے پلیز مجھے اپنے نام سے پکارے دہیا قلبی قلبی سمجھاتے ہوئے بولا قلبی کو اچھا نہیں لگتا تھا یہ صاحب لفظ اور ایسے بھی اسماء اس سے عمر میں بڑی تھی جیتے رہو قلبی اسماء مسکراتے ہوئے ٹرے دی قلبی ہولے سے مسکرا کر کے کچن سے نکلا اور اپنے کمرے کے بجائے اس کمرے کی طرف بڑھا جہاں کچھ دیر پہلے بضعہ کو رکھا تھا

🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷

میں یہاں سے کس طرح نکلو گی یہاں تو کھڑکی بھی نہیں ہے بضعہ کمرے کی جائزہ لینے کے بعد سوچنے لگی اتنے میں دروازہ کھلا اور قلبی داخل ہوا جس کے ہاتھ میں کھانے کا ٹرے تھا لگتا ہے بھاگنے کی تیاری ہو رہی تھی قلبی ٹرے میز پہ رکھا اور دروازہ بند کرتے ہوئے بولا بضعہ نے جلدی سے ڈوپٹہ سہی کیا آؤ کھانا کھاؤ قلبی بضعہ کو دیکھ کر بولا جو سہم کر ایک کونے میں بیٹھی تھی مجھے نہیں کھانا بضعہ نے فوراً انکار کیا قلبی اٹھ کر بضعہ کی جانب چلا اور بضعہ کو ہاتھ سے پکڑ کر بولا مجھے انکار کی سننے کی عادت نہیں ہے چلو کھانا

کھاؤ ورنہ میں خود کے کھلاتا ہوں قلبی ذرا سختی سے بولا آپ میرا ہاتھ آپ بار بار نہ پکڑے چھوڑے میرا ہاتھ بضعہ نم لہجے میں بولی اگر نہ چھوڑو تو قلبی اپنی گرفت مضبوط کرتے ہوئے بولا پلیز چھوڑ دے بضعہ مزاحمت کرتے ہوئے بولی چلو میں دیکھتا ہوں تم میں اتنی ہمت ہے چھڑ والو اپنا ہاتھ قلبی نے بضعہ کو دیکھ کر کہا بضعہ بے بسی سے مزاحمت میں لگی تھی جس میں اسکا ڈوپٹہ سر سے سرک گیا قلبی دلچسپی سے بضعہ کو دیکھنے میں مشغول تھا جو بھیگی پلکوں کے ساتھ مزاحمت کرنے میں لگی تھی پلیز میرا دوپٹہ بضعہ اس سے آگے بول نہ سکی قلبی نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا تھا بضعہ نے جلدی سے دوپٹہ سر پر اوڑھا بیٹھو باتوں میں کھانا بھی ٹھنڈا ہو گیا قلبی نے کھانا شروع کرتے ہوئے بضعہ سے کہا بضعہ خاموشی سے قبل بھی کے ساتھ والے صوفے پر بیٹھی مجھے بھوک نہیں ہے صرف پیاس لگی ہے بضعہ کی آواز رندھ گی قلبی نے گلاس میں پانی انڈیل کر کے بضعہ کے سامنے رکھا جو اس نے جلدی سے پکڑا اور پانی پینے لگی قلبی ایک دو نوالے حلق میں اتار کر کھانے کو چھوڑ دیا دیکھو لڑکی مجھے صرف اپنے بھائی کا ایڈریس تو میں تم کو چھوڑ دوں گا اپنے گھر قلبی نے بضعہ کو کہا جو سر جھکائے بیٹھی تھی میں پہلے ہی بتا چکی ہوں شاید آپ کو سمجھ نہیں آتی بضعہ میں نہ جانے اتنی طاقت کہاں سے آگئی جو مضبوط لہجے میں بولی تم اصل میں بتانا نہیں چاہتی تمہیں سب معلوم ہے تو یاد رکھو کہ تمہارا بھائی

مجھے ملا تو اس کو موت کے گھاٹ اتار دوں گا قلبی نے دھمکی دیتے ہوئے درشتی سے کہا اور کمرے سے نکلا بضعہ کی آنکھیں ایک دفعہ پھر برسنے لگی اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷

بضعہ نے ساری رات جاگ کر گزاری جیسے ہی موذن نے اذان دی بضعہ نے وضو کر کے نماز پڑھی اور دروازے کی طرف بڑھی جو باہر سے لاک نہیں تھا بضعہ خوشی سے کمرے سے نکلی سامنے صحن تھا ایک آدمی کرسی پہ بیٹھا اخبار پڑھنے میں مصروف تھا جیسے ہی اس کی نظر بضعہ پر پڑی تو اس نے اشارے سے بضعہ کو بلایا بضعہ ڈرتے ہوئے اس کے پاس گئی تم کون ہو اور اس حویلی میں کیا کر رہی ہو مومن خان اخبار رکھتے ہوئے بضعہ سے کہنے لگے وہ میں۔۔۔۔بضعہ ہکلاتے ہوئے کہہ رہی تھی جب اسکی نظر قلبی پر پڑی جو walking کر کے حویلی میں داخل ہو رہا تھا تو بضعہ خوف سے کانپنے لگی یہ کمرے سے کیوں نکلی قلبی بڑبڑاتے ہوئے اپنے قدم اس کی طرف بڑھائے تم باہر کیوں نکلی جاؤ اندر قلبی نے غصے سے کہا بضعہ جلدی سے کمرے میں گئی دہیایہ کون ہے مومن نے پوچھا بابا میں آکر بتاتا ہوں ساری بات کر قلبی یہ کہہ کر بضعہ

کے پیچھے گیا مومن خان قلبی کے پشت کو گھور کر رہ گے

تمہیں کس نے کہا کہ کمرے سے نکلو قلبی بضعہ کو بازو سے پکڑ کر دھاڑا کس۔۔۔۔

کسی نے نہیں بضعہ خوف سے بولی تو باہر کیوں نکلی قلبی نے اپنی گرفت ذرا سخت کی آہ۔

۔۔۔۔۔ چھوڑے مجھے درد ہو رہا ہے بضعہ کے منہ سے ایک سکاری نکلی جس کے

بازو میں قلبی کی انگلیاں پوست ہو رہی تھی آئندہ میری اجازت کے بغیر باہر مت نکلو

ورنہ وہ حشر کرونگا کہ ساری زندگی یاد کروں گی سنا تم نے قلبی غرایا اور جھٹکے سے بضعہ کو

چھوڑا جو گرتے ہوئے بچی اب جاؤ میرے لئے ناشتہ بنا کہ میرے کمرے میں لاؤں

قلبی نے نیا حکم صادر کیا آپ نے ابھی کہا کے کمرے سے باہر مت نکلو بضعہ نے تھوڑی

دیر پہلے قلبی کی بات یاد دلای تو اب کہہ رہا ہوں کہ جاؤ قلبی نے اپنی مسکراہٹ ضبط

کرتے ہوئے بولا جی بضعہ جلدی سے کمرے سے نکلی قلبی اسکو جاتے ہوئے دیکھنے لگا

بضعہ کچن میں آگئی تو ایک عورت ناشتہ بنانے میں مصروف تھی السلام علیکم آنٹی بضعہ

نے پیچھے سے آواز دی وعلیکم اسلام بیٹی اسماء بی نے پیچھے مڑ کر کہا آو ادھر بیٹھو کچھ چاہیے
کیا اسماء بی نے پیار سے کہا نہیں وہ اس نے کہا تھا کہ ناشتہ بناو مگر آپ نے تو ناشتہ بنا لیا
ہے بضعہ نے مدھم لہجے میں کہا کس نے کہا اسماء نے پوچھا وہ لڑکا کیا ہے جو مجھے یہاں
لائے ہیں بضعہ نے افسردگی سے کہا قلبی کی بات کر رہی ہوں اسماء بی نے مسکراتے
ہوئے پوچھا ہاں وہی بضعی نے ناگواری سے جواب دیا اچھا تم اس کے لیے ناشتہ لے جاؤ
میں بڑے صاحب کو دے کر آتی ہوں اسماء ایک ٹرے پکڑتے ہوئے بضعہ سے کہا اور
کچن سے جانے لگی آنٹی مجھے اس کا کمرہ نہیں آتا آپ بتا دیں بضعہ نے آسماء سے کہا جو بضعہ
کی آواز سن کر واپس پلٹ گئی کچن کے دائیں طرف تیسرا کمرہ قلبی بیٹے کا اسماء بتا کر کچن
سے نکلی بضعہ نے ٹرے تھام کر آسماء کے بتائے گئے کمرے کی طرف بڑھی قلبی ابھی
فریش ہو کر نکلا تھا کہ بضعہ کمرے میں داخل ہوئی آپ کا ناشتہ بضعہ قلبی کی طرف
دیکھے بنا ٹرے رکھ کر جانے کے لیے مڑی جب قلبی نے اسکا راستہ روکا تمہارے گھر
سے اک عورت آئی ہے باہر آسماء کے کواٹر میں بیٹھی ہے اگر کہو تو ملوا دوں تمہیں قلبی
نے بضعہ سے پوچھا فاطمہ باجی آئی ہے مجھے ملنا ہے پلیز مجھے اس کے پاس لے چلو پلیز
بضعہ قلبی کی منت کرتے ہوئے نم لہجے میں بولی مگر اس کے لیے تمہیں میرا ایک کام
کرنا ہو گا قلبی نے کہا کیسا کام بضعہ نے جلدی سے پوچھا میرے ساتھ بیٹھ کر ناشتہ کرو

www.neweramagazine.com

پھر بس چلی جانا قلبی نے اپنا کام بتایا بضعہ خاموشی سے صوفے پر بیٹھ کر ناشتہ شروع کرنے لگی اس کو جلدی سے فاطمہ باجی سے ملنا تھا قلبی ہولے سے مسکرایا اور اس کے تھوڑے فاصلے پر بیٹھا ناشتہ کرنے میں اب جاؤ بضعہ تھوڑا سا کھا کر اٹھ کر بولی ہاں روکو میں بھی چلتا ہوں تمہارے ساتھ قلبی ٹشو پیپر سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے بولا بضعہ خاموشی سے کمرے سے نکلی قلبی بھی اس کے پیچھے لپکا

🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷

فاطمہ باجی بضعہ دور کر فاطمہ کے گلے لگی کیسی ہے تو فاطمہ نے پیار سے کہا میں ٹھیک ہوں آپ کیسی ہے بضعہ خوشی سے پھولے نہیں سما رہی تھی تو مسکراتے ہوئے بولی میں ٹھیک ٹھاک فاطمہ نے جواب دیا اب ملاقات ہوئی تو جاؤ کمرے میں قلبی نے بیزاری سے کہا بضعہ قلبی کی آواز سن کر فاطمہ سے الگ ہوئی مجھے فاطمہ باجی کے ساتھ جانا ہے بضعہ نے ہمت سے کہا یہ تمہاری بھول ہے کہ تم کبھی اس حویلی سے جا سکوں گی قلبی طنزیہ بولا یہ میرے ساتھ جا رہی ہے چلو بضعہ چادر اوڑھو فاطمہ بضعہ کو کہا میں نے کہا نہیں کہ یہ یہاں رہے گی جب تک اس کا بھائی میری بہن کو لے نہ آئے قلبی سختی سے بولا قلبی یہ کون ہے مومن خان جو صحن میں ٹہل رہے تھے تو قلبی کی بلند آواز سن کر

ادھر چلے آئے قلبی مومن خان کی آواز سن کر پیچھے موڑا بابا آپ یہاں کیسے قلبی مومن خان کے پاس آکر بولا پہلے بتایہ لڑکی عورت کون ہے یہ یہاں کیوں آئی ہے کل بھی تم نے بتایا نہیں مومن خان نے ذرا غصے سے کہا بابا لاوءج میں آئے میں سب بتاتا ہوں آپ ہمارے پیچھے آئے قلبی فاطمہ باجی سے بولا اور مومن خان کو لاوءج کی طرف لے جانے لگا بیٹھے آپ لوگ مومن خان نے فاطمہ سے کہا جس کے ساتھ بضعہ چمٹی کھڑی تھی فاطمہ خاموشی سے بیٹھی جی تو

بتایں آپ کس مقصد کے لیے تشریف لائیں ہیں مومن خان نے خود بات شروع کرتے ہوئے کہا میرا نام فاطمہ ہے یہ لڑکی میری پڑوسی ہے اور یہ میرے ساتھ رہتی ہے کیونکہ اس کا بھائی مزدوری کے لئے کراچی گیا ہے تو آپ کے بیٹے نے تین دن پہلے اس کو زبردستی یہاں لے آیا ایک غلط فہمی کی وجہ سے اور میں اس کو لینے آئی ہوں آپ برائے مہربانی ہم لوگ بہت بے بس لوگ ہمیں عزت سے جانے دے فاطمہ تفصیل سے بولی اور غلط فہمی بتانا شاید بھول گی آپ وہ میں بتاتا ہوں بابا جان قلبی نے مومن خان کو اپنی طرف متوجہ کیا اس لڑکی کا بھای حرا ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے مجھے پورا یقین ہے حرا اس کے بھائی کے ساتھ بھاگ گئی ہے اور یہ لوگ مجھے ایڈرس

نہیں دے رہے تھے تو میں اس لڑکی کو اٹھالایا قلبی نے اپنی صفائی دی

اسفندیار کا آپ پتا بتائیں قلبی منہ بگڑتے ہوئے بولا پہلی بات یہ ہے کہ اسفندیار ایسا نہیں کر سکتا اور آخری بات ہم کیوں پتہ بتائیں جب کہ اس نے کچھ کیا ہی نہیں ہے تو برائے مہربانی دروازہ کھلا ہوا ہے آپ جا سکتے ہیں فاطمہ نرمی سے بولی دیکھے عزت سے کہہ رہا ہوں اس کا بتا دیں ورنہ میں پولیس کو لے آؤں گا وہ خود تم لوگوں سے معلوم کر دے گی قلبی دھمکی دیتے ہوئے کہا نہیں پلیز پولیس کو مت بتائیں میرا بھائی ایسا نہیں کر سکتا ہم بہت غریب لوگ کہ ہماری عزت کہاں کی نہیں رہ جائے گی بضعہ التجائی لہجے میں بولی اگر اتنا عزت کا خیال ہوتا تو تمہارا بھائی میری بہن کو بھگاتا نہیں قلبی کا رخ بضعہ کی طرف موڑا میرے بھائی کے بارے میں ایک لفظ مت بولے آپ کی بہن کو عزت کا خیال نہیں آیا اس لئے تو گھر سے بھاگ نکلی اور بدنام کر دیا میرے بھائی کو بضعہ غصے سے بولی آخر اس کے بھائی کو برا بھلا کہا جا رہا تھا اور وہ خاموش رہتی ناممکن سی بات تھی بضعہ تم چپ رہو جاو اندر فاطمہ نے بضعہ کو آواز دی بضعہ جب مڑ رہی تھی تو قلبی نے اس کی کلائی پکڑی بضعہ کو تو کرنٹ لگا زندگی میں پہلی دفعہ کسی نامحرم نے اس کو چھوا تھا یہ میرے ساتھ جائے گی قلبی نے فاطمہ پر دھماکا کیا آپ کی ہمت کیسے ہوئی مجھے ہاتھ

لگانے کی چھوڑے مجھے بضعہ چیختے ہوئے بولی پلیز اس کو چھوڑ دو ہم بیٹھ کر بات کرتے ہیں فاطمہ آگے بڑھتے ہوئے بولی رو کے آپ یہ میرے ساتھ جا رہی ہے میں دیکھتا ہوں اسفندیار اس کے پیچھے کیسے نہیں آتا اور اس کو یہ پیغام بھیج دے حرا کو سہی سلامت اپنے گھر چھوڑ دے اور اپنی بہن کو لے جائے ورنہ اس لڑکی کے ساتھ بہت برا ہو گا سمجھی آپ قلبی دھاڑا بضعہ مسلسل اپنے آپ کو قلبی کے چنگل سے آزاد کر رہی تھی مگر وہ تھا کہ سختی سے پکڑا تھا بضعہ کو رو کو تم فاطمہ روتے ہوئے بولی مگر قلبی ان سنی کر کے بضعہ کو گھسیٹتے ہوئے لے جانے لگا فاطمہ باجی مجھے نہیں جانا پلیز اس سے کہے بضعہ روتے ہوئے بولی قلبی نے زبردستی بضعہ کو گھر سے نکال کر گاڑی میں دھکیلا فاطمہ باجی۔۔۔۔۔۔۔۔بضعہ چیختے ہوئے فاطمہ کو آواز دی کہ قلبی نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھا کہ یہ چیخے نہ بضعہ اپنی بے بسی پہ رونے لگی قاسم گھر کی طرف چلو قلبی نے قاسم کو حکم دیا قاسم نے جلدی سے گاڑی آگے بڑھائی

🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷

کیا کام کرو کچن میں کام بتایا نہیں کہنے لگے چلو کچن میں کام کرو بضعہ قلبی کی ایکٹنگ کرتے ہوئے بڑبڑای کیا کہا قلبی نے ذرا غصے سے کہا جو بضعہ کے پیچھے ہی آیا تھا اور اس

کی بڑبڑاہٹ سن لی تھی آ۔۔۔۔آپ یہاں بضعہ رخ مڑ کر تھوگ نگلتے ہوئے بولی آپ کو کچھ چاہیے تھا بضعہ نے پوچھا نہیں میں کہنے آیا تھا کہ کھانے میں میرے لیے بریانی بناو قلبی نے کہا مجھے بریانی بنانی نہیں آتی بضعہ ڈرتے ہوئے بولی پھر کیا بنانا ہے بتاؤ قلبی نے نرمی سے کہا سبزیاں دال وغیرہ ہمارے گھر میں صرف یہ پکایا جاتا ہے کبھی کبھی بھائی جب مزدوری اچھے کرتے تو پھر میرے لیے بریانی لاتے بضعہ نے شرمندہ ہوتے ہوئے کہا اچھا کوئی بات نہیں میں باہر سے لاتا ہوں تم اس تک بابا کا خیال رکھو قلبی کہہ کر کچن سے نکلا بضعہ نے سکھ کا سانس لیا اور چلی کمرے کی طرف

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷

بابا آپ سوئے ہیں قلبی کمرے میں داخل ہو کر لائٹ جلا کر بولا اور جب پیچھے دیکھا تو مومن خان بے ہوش زمین پر گرے تھے بابا۔۔۔۔۔۔ قلبی بھاگ کر مومن خان کے پاس جا کر ان کو اٹھاتے ہوئے فکرمندی سے بولا قلبی نے جلدی سے مومن خان کو بیڈ پر لٹا کر کمرے سے نکلا قاسم جلدی کسی ڈاکٹر کو بلاؤ بابا بے ہوش ہوئے ہے قلبی

نے گیٹ پہ کھڑے قاسم سے کہا جی صاحب جی ابھی ہم ڈاکٹر کو لاتا ہے قاسم ٹوٹی پھوٹی اردو میں بولا اور چلا گیا قلبی مومن خان کے پاس آیا یااللہ میرے بابا پر کیا ہوا کس کی نظر لگی ہمارے گھر پر قلبی سوچنے لگا آئے ڈاکٹر صاحب قاسم ڈاکٹر کے ساتھ کمرے میں داخل ہوا میرے بابا پر کیا ہوا ہے ڈاکٹر قلبی نے پوچھا جو چیک اپ میں مصروف تھا آپ کے بابا کسی ٹینشن میں ہے ان کو خوش رکھا کرے اکیلے مت چھوڑا کرے میں نے انجکشن لگا دیا ہے انشاءاللہ تھوڑی دیر میں ہوش آجاے گی دوائی کی کوئی ضرورت نہیں بس ان کو پریشانی سے دور رکھیں ورنہ دوبارہ ہارٹ اٹیک کا اندیشہ ہے ڈاکٹر تفصیل سے بتانے لگا بہت شکریہ ڈاکٹر آپ گھر پے ائے قلبی نے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا ارے شکریہ کی کوئی بات نہیں میرا کلینک نزدیک ہے اگر کوئی پریشانی کی بات ہو تو مجھے کال کر لیجئے یہ میرا کارڈ ہے ڈاکٹر نے قلبی کو کارڈ دیتے ہوئے بولا شکریہ بیٹھے نہ چائے پی کر جائے قلبی کارڈ لیتے ہوئے بولا نہیں چلتا ہوں بس کلینک پر مریض انتظار کر رہے ہوں گے او کے اللہ حافظ ڈاکٹر مسکراتے ہوئے بولا اور چلا گیا بابا میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں حرا کو جلد سے جلد آپ کے پاس لاؤں گا بس آپ ٹھیک ہو جائے گا قلبی مومن خان کے ہاتھ پہ بوسہ دے کر سر گوشی کی اور ان پر کمبل صیحی کر کے لائٹ آف کر کے کمرے سے نکلا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

قاسم مجھے کل صبح تک اسفندیار چاہیے ہر حال میں قلبی نے قاسم کو حکم دیا صاحب جی ا

بھی چلا جاتا بندوں کو لے کر مگر بارہ بجنے والے ہیں بس صبح ہوتے ہی چلا جاتا ہوں قاسم

نے قلبی کو دیکھ کر کہا ٹھیک ہے تمہیں دگنا انعام مل جاءیگا بس وہ لڑکا صبح دس بجے تک

مجھے چاہئے ہر حال میں سمجھے اب جاو قلبی حکم دے کر اٹھا جی صاحب قاسم اجازت پا کر

چلا گیا قلبی نے بضعہ کے کمرے کی طرف دیکھا جہاں کمرے سے مدھم روشنی نظر آ رہی

تھی یہ ابھی تک جاگ رہی ہے قلبی بضعہ کی طرف بڑبڑایا بضعہ ابھی سونے کی کوشش

کر رہی تھی کہ دروازے پہ دستک ہوی اس وقت کون ہے بضعہ کھڑی کی طرف

دیکھتی ہوی اٹھی جہاں گھڑی کی سوءیاں بارہ پہ کھڑی تھی اسماء بھی آپ ہے بضعہ نے

لاءٹ جلا کر آواز دی نہی دروازہ کھولو قلبی نے جواب دیا بضعہ قلبی کی آواز سن کر

حیران ہوی قلبی نے پھر دستک دی بضعہ اب کشمکش میں مبتلا تھی کھولو دروازہ یا نہی کیا

کرو بضعہ ٹہلتے ہوے پریشانی سے بڑبڑای آپ کو کچھ کام تھا بضعہ دروازے کے پاس

کھڑی قلبی سے پوچھا جلدی دووازہ کھولو یہ سوالات بعد میں کر لینا قلبی غصے میں بولا

بضعہ نے آخر بسم اللہ کہہ کر دروازہ کھولا اور ساءیڈ پہ ہوی دروازے کھولنے میں اتنی

دیر کیوں کی قلبی داخل ہوتے ہی برس پڑا میں سوی ہوی تھی بضعہ ڈرتے ہوے بولی

قلبی صوفے پہ ٹانگ پہ ٹانگ چڑھا کر بیٹھا اور بضعہ کو دیکھتے لگا بضعہ قلبی کی نظروں سے

خاءف ہوی تم بھای کے بارے میں کیا جانتی ہو؟ قلبی سیدھا ہوتے ہوے بولا کیا

مطلب کیا جانتی ہو آپ کس بارے میں پوچھنا چاہتے ہیں بضعہ نے پوچھا تمہیں بھای

نے بتایا نہی کہ مجھے حرا پسند ہے قلبی اٹھ کر بضعہ کے سامنے کھڑا ہو کر بولا مجھے بھای نے

کچھ نہی بتاتا تھا صرف یونی کے قصے سنا تا وہ بھی بڑے اصرار پہ بضعہ تھوڑا پیچھے ہٹے

ہوے کہا دیکھو مجھ سے جھوٹ بولنے کی ہمت مت کرنا ورنہ بھای کے ساتھ تم بھی

ماری جاو نگی میرے ہاتھوں قلبی اک قدم بڑھاتے ہوے بولا میں سچ کہہ رہی ہو آپ

پلیز پیچھے ہٹے بضعہ خوف سے اپنے پیچھے دیکھا جہاں اک قدم کے فاصلے پہ دیوار تھا قلبی

بضعہ کو دیکھتے ہوے آہستہ سے بڑھنے لگا بضعہ ڈرتے ہوے دیوار کے ساتھ جا لگی آپ

جاے یہاں سے پلیز۔۔۔۔۔۔۔بضعہ اچانک رونے لگی جو اک قدم کے فاصلے پہ کھڑا

تھا قلبی نے بضعہ کے دونوں ہاتھ دیوار سے لگاے اور تھوڑا نزدیک ہوتے ہوے بولا تم

مجھ سے اتنا ڈرتی کیوں ہو میں۔۔۔۔۔۔میں ڈرتی نہی بس آپ میرے ہاتھ چھوڑے

بضعہ نے روتے ہوے کہا قلبی خاموشی سے دور ہوا میں صرف یہ بتانے کے لے آیا کہ

کل تمھارا بھای میری قید میں ہوگا اور اگر اس نے کچھ بتایا نہی تو اسکا حشر بہت برا ہوگا

قلبی بضعہ کو دیکھ کر بولا جس کی ناک رونے سے سرخ ہوی جو آنسو صاف کر رہی تھی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

قلبی کا دل اک لمحے کے لے چاہا کہ بضعہ کے آنسو اپنے ہاتھوں سے صاف کرے اسے چھوڑدے مگر دل نجانے چھوڑنے پہ راضی نہی تھا بضعہ پہ اک نظر ڈال نے جلدی سے کمرے سے نکلا بضعہ نے فورا دروازہ بند کیا بضعہ کی آنکھوں سے تو نیند بھاگ گی تو سوچنے لگی اگر بھای پہ لگا الزام سچ نکلا تو اللہ کرے سب جھوٹ ہو میرا بھیا ایسا نہی کر سکتا بضعہ نے اپنے خیال کو جھٹک دیا اور وہاں سوچتے ہوے نیند کی وادیوں میں کھو گی

🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷

شکر ہے کہ آج فیکٹری کے مالک نے جلدی چھٹی دی ویسے آج سب پر بہت مہربان تھے یار وقار اور اسفندیار فیکٹری سے نکلتے ہوۓ بولا اتنا اچھا بھی نہیں ہے اس کا بیٹا ہوا ہے اس خوشی میں مہربان تھے اسفندیار نے مسکراتے ہوۓ کہا چلو جو بھی ہو ہمیں کیا ہمیں وقت پر چھٹی دیں یہ بڑی بات ہے وقار نے بھی ہنس کر کہا چلو ایسا کرتے ہیں کہ آج کراچی کی سیر کی جاۓ اچھا موقع ہے وقار نے مشورہ دیا نہیں یار دیر ہو رہی ہے شام ہونے کو ہے تو تیرا کونسا گھر میں بیوی بچے انتظار کر رہے ہیں اگر چلے بھی تو تنہائی کے علاوہ کچھ نہیں ملنے والا اس سے اچھا نہیں کی سیر کر کے گھر چلے وقار نے اصرار کرتے ہوۓ بولا اچھا چلتے ہیں اسفندیار کو آخر ماننا پڑا یہ ہوئی نہ بات وقار ہنستے ہوۓ کہا اب چلتے ہیں اسفندیار نے پوچھا جہاں سکون ہو وقار نے جواب دیا اچھا ساحل سمندر پر چلتے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہیں اس اسفند یار نے کہا اور دونوں پیدل چلنے لگے

🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷

علی تم مجھ سے شادی کب کرو گے ایک ہفتہ تو ہوا ہے ہمیں یہاں رکے ہوئے ہیں رہنے آج علی سے صاف کہہ دیا ہے ناجب بھی شادی کی بات کر دی علی ٹال مٹول کر دیتا کر لینگے شادی بھی تمہیں بس شادی کی پڑی ہے تھوڑا انجوائے کرو جب دل چاہا تو شادی بھی کر لینا علی نے اپنے طرف سے صاف انکار کیا علی مجھے صاف کہہ دو تم مجھ سے شادی کرتے ہو یا ایسے مجھے بہلا رہے ہو حرا دو ٹوک بولی شادی اور وہ بھی تم سے کبھی نہیں یار علی ہنس ہوئے بولا علی میں مذاق کے موڈ میں نہیں ہوں حرا خفا ہوتے ہوئے بولی میں سچ کہہ رہا ہوں علی بیزاری سے بولا علی۔۔۔۔۔۔۔۔حرا چیختے ہوئے علی کو آواز دی جو گیم میں مصروف تھا یہ چیخنا کسی اور پی سمجھی علی ہرا یا علی پلیز کہہ دو کہ تم جھوٹ بول رہے ہو حرا نم لہجے میں بولی جو سچ ہے وہ کہہ رہا ہوں علی موبائل سیٹ پر رکھتے ہوئے بولا تو تم مجھے بھاگا کر کیوں لائے حرا علی کو دیکھتے ہوئے بولی میں تمہیں لایا ہو یا خود آئی ہو علی ناگواری سے بولا تمہارے لئے گھر سے بھاگی حرا نے جتایا میں تمہارے پاؤں پر نہیں پڑا تھا تو میں گھر سے نکالنے کے لیے تم خود آئی تھی میرے ساتھ علی حرا کے سامنے کھڑا ہوتے ہوئے بولا علی تم ایسا نہیں کر سکتے میرے ساتھ حرا

روتے ہوئے بولی تم اس کی بھی لائق نہیں ہو تم جیسی لڑکیوں کو تو طواءف ہونا چاہیے جو لڑکی اپنے ماں باپ کی عزت کا خیال نہیں رکھتی اور گھر سے بھاگ جاتی ہیں ان سے کوئی شادی نہیں کرتا ان سے لوگ صرف دل بہلاتے ہیں اور یہ تمہاری بھول ہے کہ میں تم جیسی لڑکی سے شادی کروں گا تم جیسی لڑکیاں گھر بسانے کے قابل نہیں ہوتی علی کہہ کر خاموش ہوا حرا کی آنسووں میں تو روانی آئی میں ایسی لڑکی نہیں ہوں علی میں نے صرف تمہارے لئے اسفندیار کو چھوڑا تمہارے لئے اپنے گھر سے بھاگی اور تم یہ سب کہہ رہے ہو حرا بے یقینی سے بولی تمہیں پہلے سوچنا چاہیے حرا علی ہنستے ہوے بولا علی مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی ہر علی کو دیکھ کر بولی جو کمینی سے ہنس رہا تھا اور مجھے تم سے آگے امید نہیں اگر میں تم سے شادی کر لوں گی اور تم مجھے چھوڑ کر کسی اور کے ساتھ بھاگ جاؤ تو علی نے جواب دیا تم ذلیل آدمی ہو اللہ تمہیں غارت کرے بے غیرت کمینہ غصے میں جو منہ میں آیا علی کو کہہ ڈالا چٹاخ۔۔۔۔۔۔۔۔۔تم سے زیادہ بے غیرت نہیں ہوں شکر ہے میرے پاس اب بھی عزت موجود ہے تمہارے پاس کیا ہے عزت باپ بھائی سب کچھ کو چکی ہو تم حرا علی بلند آواز میں بولا حرا اپنے گال پر ہاتھ رکھے علی کی باتیں بے یقینی سے سن رہی تھی اب نکل جاؤ اس فلیٹ سے میں تمہیں ایک منٹ اور برداشت نہیں کر سکتا گیٹ آؤٹ علی حرا کو بازو سے پکڑ کر بولا علی میں

کہاں جاؤں گی اس وقت رات کا وقت ہے پلیز مجھے مت نکالو حرا روتے ہوئے بولی یہ میرا مسئلہ نہیں ہے دفع ہو جاو علی حرا کو گھر سے نکلتے ہوئے بولا علی میری بات تو سنو پلیز۔۔۔۔ حرا منت کرتے ہوئے بولی علی اندر سے حرا کو بیگ پھینک کر دروازہ بند کیا حرا نے بے بسی سے بیگ اٹھایا اور مرے ہوئے قدموں سے سڑک پر چلنے لگی

ہا

ں قاسم بول پہنچ گیا کراچی قلبی قاسم کو کال کی اور پوچھا صاحب جی پہنچ گئے ہیں بس کل صبح اسفندیار کو اپنے ساتھ لائے گے قاسم نے اپنے پہنچنے کی اطلاع دی تھی قلبی کہہ کر فون بند کر دیا قلبی اپنے کمرے ایک کھڑکی کے پاس کھڑا تھا جہاں سامنے صحن میں بھی بضعہ کھڑی آسماء بی کے ساتھ پودوں کو پانی دے رہے تھی اور کسی بات پر مسکرا رہی تھی اس لڑکی میں ایسی کیا کشش ہے جیسے دیکھتے ہی مجھے اپنا دل دھڑکنا بھول جاتا ہے قلبی کہاں تجھے محبت نہیں ہوئی اس کے دل نے پوچھا نہیں مجھے محبت نہیں ہوئی صرف اچھی لگتی ہیں قلبی نے اپنے دل کو جواب دیا ارے پگلے یہی تو محبت ہے نہ دل نے سمجھایا قلبی اپنے دل کی بات پر مسکرا کر رہ گیا بضعہ کی نظر اچانک اوپر اٹھی جہاں قلبی اس کو دیکھنے میں محو تھا بضعہ کی ہنسی کو بریک لگ گئی اور اسماء بی کو کچھ کہہ کر اپنے

کمرے میں گئی نہ جانے یہ لڑکی مجھ سے اتنا ڈرتی کیوں ہے قلبی کا اچانک موڈ خراب ہوا

اور سوچ کر رہ گیا جو بھی ہے مجھے ہر ادا میں اچھی لگتی ہے قلبی مسکرا کر سوچا

🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷ا

ب میں کہاں جاؤں گی یا اللہ کس سے مدد مانگو جیسے اپنوں سے زیادہ سمجھا اس نے اکیلا

چھوڑا حرا کی آنکھوں سے آنسو لڑیوں کی صورت میں بہہ رہے تھے باجی کہاں جانا ہے

آئی بیٹھے ایک چھوٹا لڑکا جس کی عمر تقریباً پندرہ سال ہی ہو گی حرا کے سامنے رکشہ

روک کر بولا نہیں چھوٹے کہاں جاؤں حرا سنجیدگی سے چھوٹے لڑکے سے کہا باجی

جہاں آپ کی منزل ہو چھوٹے نے ایک بار پھر کہا اتنے میں ایک آدمی حرا سے بیگ چھینا

اور بھاگ نکلا میرا بیگ روکو۔۔۔۔۔حرا چیختے ہوئے کہا اور اس کے پیچھے بھاگی یہ ایک

چھوٹا سا مارکیٹ تھا جو رات گئے تک کھلا رہتا اس وقت رش تھا حرا کتنی دفعہ لوگوں سے

ٹکرائی چور۔۔۔۔۔۔چور۔۔۔۔۔۔کوئی پکڑے اسے حرا آواز دے کر دوڑ رہی تھی

اسفندیار اور وقار اس مارکیٹ میں بیٹھ کر برگر کھانے میں مشغول تھے جب ایک لڑکی

چور چور کی آواز دے کر دوڑ رہی تھی اسفندیار برگر چھوڑ کر اس آدمی کے پیچھے بھاگا

وقار بھی اس کے پیچھے دوڑا حرا تھک فٹ پاتھ کے ایک طرف بیٹھ کر رونے لگی اس

بیگ میں اس کے ماں کے زیور اور کچھ روپے رکھے تھے جو چور لے گیا اسفند یار کچھ دیر
میں اس آدمی کو دبوچ ڈالا اور اس کو مارنے لگا مجھے چھوڑو بیگ لے لو آدمی نے اپنی جان
چڑھاتے ہوئے بولا اسفند یار نے آدمی سے بیگ لیا اور وقار کو دیا جو پھولے ہوئے
سانس کے ساتھ اسفند یار تک پہنچا یار مجھے دوڑا دوڑا کر مار ڈالا وقار سانس بحال کرتے
ہوئے بولا چلو اچھا ہوا چور تو پکڑا گیا اسفند یار نے آدمی کو گریبان سے پکڑا تھا تو وقار سے
کہا اسے پولیس کے حوالے کرتے ہیں کیا خیال ہے اسفند یار۔وقار آدمی کی طرف
دیکھتے ہوئے بولا جس کے چہرے پر پولیس کا نام سن کر پریشانی آئی نہیں مجھے جانے دو
خدا کے لیے مجھے چھوڑ دو میں جیل نہیں جانا چاہتا آدمی اسفند یار کے سامنے ہاتھ
جوڑتے ہوئے کہا چل آئندہ اس چوری کے بجائے کہاں حلال مزدوری ڈھونڈو اسفند
یار اس آدمی کو چھوڑتے ہوئے بولا وہ آدمی شرمندہ سا جانے لگا اور پھر دیکھ کر کیا کرے
وہ لڑکی کہاں گی یار وقار اسفند یار سے پوچھا کہاں یہ بیگ تو اس لڑکی کا نہیں جو تھوڑے
دور سر جھکائے بیٹھی ہے اسفند یار نے اس لڑکی کی طرف اشارہ کیا چل اس کے پاس
چلتے ہیں اور پوچھتے ہیں وقار اور اسفند یار اس لڑکی کی جانب چل پڑے

یہ بیگ آپکا ہے اسفند یار نے لڑکی کو آواز دی جس کی سسکیوں کی آواز سنائی دے رہی

تھی لڑکی نے جیسے سر اٹھایا ہوا وقار اور اسفند یار ایک ساتھ بولے حرا تم۔

۔۔۔۔۔۔۔اسفند یار تم یہاں حرا کھڑی ہو کر بولی ہم یہاں مزدوری کے سلسلے میں آئے ہیں تم یہاں کیسے وقار نے جواب بھی دیا اور حرا سے پوچھا بھی میری لمبی کہانی حرا کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تمہاری تو شادی ہوئی تھی شوہر کہاں ہے تمھارا تمہیں اسے اکیلا چھوڑ کر اسفند یار نے سنجیدگی سے کہا حرا کی آنسو دیکھ کر اسفند یار سے برداشت نہیں ہو رہے تھے میری شادی نہیں ہوئی حرا اپنے ہاتھوں میں چہرہ چھپا کر پھوٹ پھوٹ کر رو دیں اسفند یار ادھر ادھر کے لوگ ہمیں دیکھ رہے ہیں چلو فلیٹ میں بیٹھ کر بات کرنا مناسب رہے گا وقار نے مشورہ دیا ہے حرا تم ہمارے ساتھ چلو اس طرح کھڑے بات کرنا ٹھیک نہیں ہے لوگ مشکوک نظروں سے دیکھ رہے ہیں

اسفند یار نے کہا حرا ان دونوں کے پیچھے چلنے لگی

تم تھوڑا آرام کرو حرا میں فریش ہو کر آتا ہوں اور وقار تم ذرا چائے بناؤ اسفند یار نے پہلے حرا سے کہا اور وقار کو چائے کا کہا ٹھیک ہے وقار جواب دے کر چلا گیا اب میں کیسے بتاوں ان کو کہ میں گھر سے بھاگ گئی ہو حرا کی آنکھیں پھر نام ہوئی تمہیں پہلے سوچنا چاہیے حرا کی کانوں میں علی کی آواز گونجی پھر سے رونے لگی اپنے پاؤں پر خود کلہاڑی

ماری تو نے نہ گھر سے بھاگتی نہ آج در بدر ہوتی اور بدنام

یہ لیجئے گرما گرم چائے وقار نے حرا کے سامنے رکھتے ہوئے بولا شکریہ حرا مسکراتے ہوئے بولی چائے بن گئی اسفندیار وقار کے ساتھ بیٹھتے ہوئے بولا سامنے صوفے پر حرا گم سم سی بیٹھتی تھی تم دونوں چائے لو ٹھنڈی ہو رہی ہے وقار نے دونوں سے کہا جو اپنے اپنے خیالوں میں کھوے تھے اسفندیار نے وقار کو آنکھوں میں اشارہ کیا کہ تم بات شروع کرو حرا تم ہمیں کچھ بتاو گی اسے رونے سے تو ہم نہیں سمجھ سکتے نا وقار نے آخر حرا سے کہا جو صرف آنسو بہا رہی تھی میں کیا بتاؤں مجھ پر کیا بیتی سارا قصور میرا ہے اسفندیار مجھے معاف کر دو میں نے تمہارے ساتھ بہت برا کیا حرا اسفندیار سے بولی نہیں اس میں معافی کی کیا بات تو میں مجھ سے محبت نہیں تھی اس میں تمہارا قصور نہیں اسفندیار نے حرا کو دیکھ کر کہا نہیں یہ بات نہیں ہے میں نے تمہارے ساتھ بہت زیادتی کی اگر تم جان گئے تو تم مجھے کبھی معاف نہیں کرو گے حرا روتے ہوئے بولی حرا رونا بند کرو ہمیں بات بتاؤ وقار ٹوکتے ہوئے کہا میری شادی تھی مگر میں گھر سے بھاگ گئی علی کے ساتھ ہے حرا نے آخر بات شروع کی اس نے مجھے دھوکا دیا مجھ سے شادی نہیں وقار اور اسفندیار حیرت سے ایک دوسرے کی جانب دیکھا اور اب میں تمہارے

سامنے ہو حرا شر مندگی سے بولی تم نے بہت برا کیا وقار حرا کے خاموش ہوتے ہوئے کہا مگر تم واپس چلی جاؤ وہ تمہیں معاف کر دیں گے مجھے یقین ہے وقار نے کہا نہیں جا سکتی وہ مجھے معاف نہیں کریں گے وہ تو مجھے ڈھونڈ رہے ہیں اپنے ساتھ اسفندیار کو بھی پھنسایا حرا کھوے ہوئے لہجے میں بولی اس بندے کو کیوں اس سارے قصے میں اسفندیار کا کیا کام ہے وقار نے کہا کیوں کہ میں نے آپ نے ساری سہیلیوں سے کہا تھا کہ میں اسفندیار سے محبت کرتی ہو حرا ایک بار پھر رونے لگی اور میرا بھائی اسفندیار کے پیچھے لگا ہوا ہو گا حرا اس کے درمیان بولی تم نے اسفندیار کو ٹکرایا ٹھیک ہے تمہاری مرضی مگر اس کو پھنسایا وہ بھی کسی جرم کے بغیر یہ تم نے بہت زیادی کی حرا وقار شکوہ کرتے ہوئے بولا مجھے معاف کر و اسفندیار حرا اسفندیار کو دیکھ کر ہاتھ جوڑتے ہوئے بولی وقار تم جاؤ ٹرین کے ٹکٹ لینے حرا کو چھوڑ کر آؤ اسفندیار وقار سے بولا مجھے نہیں جانا وہ مجھے مار ڈالیں گے میں کہاں چلی جاؤں گی صبح حرا نے وقار کو روکتے ہوئے کہا ہم تمہیں یہاں نہیں رکھ سکتے تم جاو اپنے گھر وہ تمہاری اصل جگہ رہنے کیا سفندیار جاتے ہوئے بولا تمہیں اس محبت کا واسطہ ہے جو تم مجھ سے کرتے ہو اسفندیار صرف آج کی تو بات ہے پلیز صبح ہوتے ہی میں چلی جاؤں گی یہاں سے حرا اسفندیار کو پیچھے سے آواز دی جس کے قدم رک گئے اس محبت کی وجہ سے تو میں تمہیں عزت سے بھیج رہا ہوں

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسفند یار نے جلدی سے جواب دیا اور دس بھی پسند آئے ہیں کیا جواب دوں وقار تمہارا
کو کہا اور لے چلو مجھے پورا یقین ہے یہ اسفند یار کو ڈھونڈنے یہاں آئے ہیں مجھ سے ملنے
اور کسی نے نہیں آنا تھا اسفند یار نے وقار کو ہدایت دی اور دروازہ کھول کر باہر نکلا کہا
ہے وہ لوگ اسفند یار راشد سے کہا جو اس کے قریب فلیٹ میں رہتا تھا بھائی وہ نیچے
کھڑے ہیں وہ آنا چاہ رہے تھے مگر میں نے کہا میں خود بلا کر لاتا ہوں راشد اسفند یار کے
ساتھ چلتے ہوئے کہا ٹھیک ہے تم جاؤ شاید مجھے گھر سے ملنے کوئی آیا ہوں تمہارا بہت
شکریہ اسفند یار ارشد سے جھوٹ بولا جی راشد کہہ کر واپس فلیٹ کی جانب چلا اسفند یار
نے نیچے دیکھا جہاں دو گاڑیاں کھڑی کی جس میں ہر آدمی اسلحے سے لاڈے تھے
اسفند یار نے جلدی سے وقار کو کال کی وقار غور سے سنو میری بعد حرا کو لے کر فلیٹ
سے نکلو فوراً میرا خیال درست نکلا ہی حرا کے بھای کے بندے ہیں وہ فلیٹ بھی دیکھ
سکتے ہیں بس نکلو فورا اسفند یار نے تیزی سے کہہ کر فون بند کیا اور نیچے اترا آپ کون
ہے میں اس لیے انہوں نے ایک آدمی سے بولا تو ہے سن رہا ہے اس پر دستیاب کو گاڑی
میں بیٹھ گیا اور اسلم تو جہ اس کا فلیٹ دیکھ کہ آہنگر جیبی تو یہاں نہیں کا سنی اسلم سے کہا
اسلم فلیٹ کی جانب چلا یا اللہ کا روزہ دونوں پلیٹ سے نکلے ہو اس بندے نے سچے دل
سے دعا کی قسم نہیں ہے فلیٹ خالی ہے اسلم پانچ منٹ بعد آکر قاسم کو اطلاع دی اس

میں تیار ہونے سے مسکرایا وقار تو نے تو کام کر دیا اور دل میں وقار کو داد دی اور گاڑی آگے بڑا قاسم اسفندیار کے ساتھ بیٹھ کر باقیوں کو آواز دی گاڑیاں آہستہ آہستہ آگے بڑھنے لگی

و

قار نے جیسے یہ اسفندیار کی کال سنی تو وقار حرا سے کہا کہ جلدی نکلو یہاں سے وقار حرا کو ساتھ والے فلیٹ میں لے کر گیا اور خود دکان میں کھڑا ہو گیا جہاں سے اسفندیار کو دیکھ سکتا تھا وقار حرا کو دوسرے فلیٹ میں لے کر گیا جو بڑی منتوں سے ملا وہ لوگ اسفندیار کے ساتھ کیا کرے گے حرا نے وقار سے کہا جو خود بھی پریشان تھا بس اللہ مالک ہے وقار نے جلدی سے جواب دیا میں موبائل بند کرتا ہوں کیا پتا وہ لوگ نمبر ٹریس کریں میں باہر سوتا ہوں تم فلیٹ اندر سے بند کر دو وقار اٹھے ہوئے بولا اور چلا گیا حرا نے کچھ کہے بنا دروازہ بند کیا اور بیٹھ کر اپنے کیے پر پچھتانے لگی

بضعہ کا آج دل عجیب ہو رہا تھا نہ جانے کیوں ایسا لگ رہا تھا آج کچھ ہونے والا ہے سو نماز پڑھ کر کچن میں آسماء بی کے ساتھ ناشتہ بنانے لگیں بضعہ بیٹا تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے

نا اسماء بی نے بضعہ سے پوچھا جو گم صم سی کام میں لگی تھی جی ٹھیک ہوں بس طبیعت کچھ ناساز سی ہے بضعہ نے سنجیدگی سے جواب دیا بیٹا تم جاؤ آرام کرو میں سارا کام کر لوں گی اسماء بی نے کہا نہیں آنٹی کام کر کے جاتی ہوں بضعہ اسماء بی کی طرف دیکھ کر کہا میں نے کہا نہ جاؤ شاباش اسماء نے بضعہ کو شفقت سے کہا آنٹی بضعہ اچانک آسماء کے گلے لگی اور رونے لگی کیا ہوا بضعہ آسماء بی فکر مندی سے بولی آنٹی بس ایسے ہی دل گھبرا رہا ہے بضعہ الگ ہوتے ہوئے بولی صاحب ہے تمہارا ہے آسماں بھی تسلی دیتے ہوئے بولی تم باتیں چھوڑ کر شاباش میرا بچہ آسماء بی بضعہ کا دیہان بیٹاتے ہوئے بولی جی ٹھیک ہے بضعہ مسکراتے ہوئے بولی اور جانے لگی یا اللہ اس بچے کا نصیب اچھا کر آسماء بی نے بضعہ کو دل سے دعا دی اور دوبارہ لگی

بضعہ جب اپنے کمرے میں جا رہی تھی کہ قلبی کو صحن میں ٹہلتے پایا کتنے سکون سے ہے نہ مجھ کو بے سکون کر کے بضعہ افسوس سے سوچنے لگی جب ہی دو آدمی ایک لڑکے کو قلبی کے پاس لے جا رہے تھے یہ لڑکا کون ہے بضعہ کو کچھ صحیحی دکھائی نہیں دے رہا تھا کیونکہ لڑکے کی پشت تھی بضعہ تجسس سے آگے بڑھی اور ایک طرف کھڑی ہوئی جہاں سننے کے ساتھ سا دیکھ بھی سکتی تو تم ہو اسفندیار قلبی نے ایک نظر اسفندیار پہ ڈال

کر پوچھا بضعہ اسفندیار کا نام سن کر بڑی اسفندیار کے پاس پہنچی جس کے آنکھوں سے آنسو بہنے لگے بھائی کو دیکھ کر بضعہ تم یہاں۔۔۔اسفندیار بھائی مجھے یہ یہاں لایا ہے زبردستی بضعہ قلبی کو اشارہ کرتے ہوئے اسفندیار سے بولی تم کمرے سے کیوں نکلی جاؤ ۔۔۔۔۔۔قلبی غصے سے بولا نہیں پہلے بتاؤ کہ تم نے میری بہن کو یہاں کیوں لائے ہو اسفندیار قلبی سے کہا جو کھا جانے والی نظروں سے بھی بضعہ کو دیکھ رہا تھا کہ تمہارے جواب دینے سے پہلے میں پوچھو کہ میری بہن کو کیوں لے کر بھاگ گئے تھے قلبی طنزیہ پوچھا میں نے تمہاری بہن کو یونی ختم ہونے کے بعد دیکھا بھی نہیں اسفندیار نے جواب دیا تم ایک دوسرے سے پیار کرتے ہیں حرا تمہارے ساتھ ہی بھاگی ہے میں نے پتہ کروالیا ہے جھوٹ بولنے کی قطعا ضرورت نہیں مسٹر اسفندیار الیاس قلبی کرسی پر ٹانگ پہ ٹانگ چڑھا کر بیٹھ کر بولا پیار کرنے کا یہ مطلب نہیں کیا کرنا ملے محبت تو بھاگ جاؤ میں حرا سے محبت کرتا تھا مگر میں نے حرا کو نہیں بھگایا میں یونی کے بعد مزدوری کرنے گیا تھا اور اب تمہارے سامنے ہو اسفندیار تفصیل سے کہا تم اتنی آسانی سے نہیں بتاوگے تو صحیحی ہے میرے پاس تمہارا علاج ہے قاسم اس سے اتنا ماروں جب تک سچ نہ بولے قلبی قاسم سے کہا نہیں میرے بھائی کو کچھ مت کہو میرا بھائی بے قصور ہے ں بضعہ رونے لگی لڑکی تم جاؤ اندر قلبی نے غصے سے بضعہ سے کہا جو اسفندیار کے ساتھ

چمٹی کھڑی تھی بضعہ میرا بچہ رومت اسفندیار نے بضعہ سے کہا جو مسلسل رو رہی تھی آہ۔۔۔۔۔اسفندیار کراہتے ہوئے اپنا سر پکڑتے ہوے زمین پر بیٹھا ایک آدمی نے پیچھے سے اسفندیار کے سر پر گن سے وار کیا بضعہ چیختے ہوئے اسفندیار کے ساتھ بیٹھی بضعہ میں ٹھیک ہوا اسفندیار کراتے ہوئے بولا جس کے سر سے خون بہہ رہا تھا پلیز میرے بھائی کو مت مار وہ بے قصور ہیں بضعہ ڈور کر قلبی کے پاؤں میں بیٹھی اور روتے ہوئے کہا لڑکی تم اس معاملے سے دور رہو قلبی کھڑا ہوتے ہوئے کہا کیسے دور رہو میرے بھائی کو وہ مار رہے ہیں پلیز کچھ کریں میرے بھائی پر رحم کرے بضعہ قلبی کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے بولی قلبی ان سنی کر کے سامنے دیکھ رہا تھا جہاں اسفندیار کو جانوروں کی طرح مار رہے تھے بضعہ اسفندیار کو بچانے کی کوشش کرنے لگی مگر وہ لوگ رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے بضعہ ایک دفعہ قلبی کے پاس آئی میرے بھائی کو چھوڑ دوں آپ جو کہیں گے وہ میں کرنے کو تیار ہوں آپ بس بھای چھوڑ دے بضعہ روتے ہوئے قلبی کے پاؤں پہ پڑی۔ قلبی دو قدم پیچھے ہٹا روکو قاسم قلبی نے قاسم کو روکنے کی آواز تھی جو فوراً اسفندیار کو مارنے سے روکا جو میں کہنے جا رہا ہوں وہ کروں گی قلبی نے بضعہ کو دیکھ کر پوچھا جو اسفندیار کے پاس بیٹھ کر رو رہی تھی جی میں کرونگی بضعہ نے جلدی سے کہا بضعہ۔۔۔۔۔۔تم۔۔۔۔۔۔یہ۔۔۔۔۔کیا۔۔۔کہہ۔

۔۔۔۔رہی۔۔۔۔۔ہو۔اس کی غلامی مت کرو بضعہ اسفند یار درد سے کراہتے ہوئے

بولا نہیں بھائی آپ پر میری جان بھی قربان بضعہ نم لہجے میں اسفند یار کا ہاتھ پکڑ کر بولی

اتنی محبت کرتی ہوں اپنے بھائی سے تو اس محبت میں اپنی جان مجھے دے دو شادی کرو

مجھ سے قلبی اپنی بات کہہ کر بضعہ کو دیکھا بضعہ کے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھی

سالے کیا بول رہا ہے خبر دار جو میری بہن سے شادی کے بات بھی کی اسفند یار اچانک

اٹھ کر قلبی کا گریبان پکڑتے ہوئے دھاڑا اب تو شادی کروں گا تو تیری بہن کے میں

دیکھتا ہوں تو کون ہے روکنے والا قلبی اسفند یار کو دھکا دیتے ہوئے بولا جو لڑکھڑا کر

پیچھے گر پڑا بضعہ اسفند یار تھماتے ہوئے بولی اگر بھای کی جان عزیز ہے تو ہاں کر دو

شادی کے لیے ورنہ قلبی قاسم سے گن لیتے ہوئے بات ادھوری یہ آپ کیا کر رہے

ہیں پلیز اسے رکھے۔بضعہ روتے ہوتے ہوئے بولی کروگی مجھ سے شادی قلبی گن کا

رخ اسفند یار کی طرف موڑ کر بولا بضعہ میری وجہ سے زندگی تباہ مت کرو موت زندگی

اللہ کی طرف سے اگر میرا آج آخری دن ہو تو تم بھی مجھ کو نہیں بچا سکتی اسفند یار بضعہ

کو سمجھاتے ہوئے بولا ایک۔۔۔۔ قلبی گنتی شروع کرتے ہوئے بولا دو۔۔۔۔ قلبی

بضعہ کی طرف دیکھ کر گنتی کو آگے بڑھای بضعہ حیرانی سے قلبی کو دیکھ رہی تھی ایک

بھائی کی زندگی کا سوال تھا وہ بھائی جو اس کو ماں باپ کی طرح پالا تین قلبی نے جیسے تین

کالفظ کہاجب بضعہ نے آواز دی میں تیار ہو بضعہ بڑی مشکل سے بولی جس کی آنکھ رونے سے سوج گئی تھی قلبی کے ہونٹوں پر ایک خوبصورت سی مسکان ابھری قاسم اسفندیار کو جہاں سے لائے ہو وہاں چھوڑ آو اور شام کو مولوی لانے کی ذمہ داری بھی تمہارے ذمے قلبی نے قاسم کو ساری ہدایت دی جی صاحب قاسم سن کر خاموش ہوا اسلم اسکو لے چلو قاسم نے اسلم سے کہا اسلم نے اسفندیار کو اٹھایا میرے بھائی کو اب تو چھوڑ دو نہ ظالموں بضعہ روتے ہوتے ہوئے اسلم سے بولی جو خود مالکوں کے سامنے بے بس اٹھو میری ہونے والی بیوی اندر چلے قلبی بضعہ سے بولا جو پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی بضعہ ایک نفرت بھری نظر قلبی ڈال کر بھاگ کر کمرے میں گئی اور دروازہ اندر سے بند کیا قلبی نے خاموشی سے سر جھکایا مجھے اس لڑکی کے ساتھ شادی کرنی چاہیے کیا اور کرسی پر بیٹھ کر اپنا سر کرسی کے پشت کے ساتھ ٹکادیا قلبی کے اندر ایک طوفان اٹھا بضعہ کی آنکھوں میں اپنے لیے نفرت دے کر یہ لڑکی میری ہے اور میری ہی رہے گی قلبی نے ایک حتمی فیصلہ کر کے بضعہ کے کمرے کی طرف قدم بڑھائے

🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌱🌷🌷🌷🌷🌷🌷

دروازہ کھولو لڑکی قلبی دستک دیتے ہوئے بضعہ کو آواز بھی جس رو رو کا برا حال ہو گیا آپ چلے جائیں یہاں سے بضعہ کے درمیان بولی کھولو جلدی ورنہ قلبی نے غصے سے کہا

نہیں کھولنا مجھے جائے یہاں سے بضعہ چیختے ہوئے بولی قلبی کچھ کہے بنا چابی لینے گیا چابی لے کر دروازہ کھولنے لگا بضعہ ڈر کے مارے رونا بھول گئی اور کھڑی ہوئی جب قلبی نے دروازہ کھول کر اندر اپنے قدم رکھے تم خود کو سمجھتی کیا ہو بتاؤ قلبی بضعہ خود دونوں بازو سے پکڑ کر دھاڑا چھوڑے مجھے بضعہ نم لہجے میں بولی تم سے شادی کر رہا ہوں اس میں رونے کی کیا بات ہے قلبی نے غصے سے پوچھا شادی نہیں زبردستی اپنی دولت کے نشے میں بضعہ اپنے دونوں ہاتھوں سے قلبی کو دھکیل کر بولی چٹاخ۔۔۔۔۔ قلبی نے بضعہ کو زور سے تھپڑ مارا میں آپ سے شادی نہیں کروں گی بضعہ گال پر ہاتھ رکھ کر روتے ہوئے بولی میں ایک لڑکی کو بیچتا ہوں تمہارے پاس سے چپ چاپ اس سے میک اپ کروالوں ٹھیک ہے قلبی نے بضعہ بات کو ان سنی کر کے کہا اور چلنے لگا میں نہیں کروں گی آپ سے شادی سنا آپ نے بضعہ چیختے ہوئے بولی اور ہاتھوں میں چہرہ چھپا کر رونے لگی 🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷

قلبی کچھ دیر بعد بضعہ کو دیکھنا آیا جو گھٹنے میں سر دے کر بیٹھی تھی بضعہ۔۔۔۔۔ قلبی نے آسماء بی سے بضعہ کا نام پوچھا ہر وقت لڑکی کے نام سے اسے پکارتا خود بھی غصہ آیا کہ محبت کرتا ہے اور نام آتا نہیں بضعہ قلبی سے اپنا نام سن کر سر اٹھایا قلبی بضعہ کو مبہوت سے دیکھنے لگا بضعہ قلبی کی نظروں سے خائف ہوئی آپ پھر آئے ہیں مجھے

مارنے بضعہ نم لہجے میں پوچھی قلبی ہاہاہاہا نہیں قلبی ہنستے ہوئے بولا بضعہ نے شرمندگی

سے سر جھکا یا تمہارے لیے نکاح کا سوٹ لایا ہوں قلبی شاپنگ بیگ سے ایک سرخ کلر

کا سوٹ نکالتے ہوئے بولا یہ تم پر بہت سوٹ کرے گا قلبی سوٹ بضعہ کی طرف

اچھالتے ہوئے بولا جو بضعہ کے بالکل سامنے ہی گرا میں یہ نہیں پہنوگی نہ میں نے آپ

سے شادی کرنی ہے بضعہ مضبوط لہجے میں بولی کیا کہا ذرا دوبارہ دوہراؤ میری بیوی قلبی

ذرا سختی سے پوچھا میں آپ کی بیوی نہی ہو سنا آپ نے بضعہ کھڑے ہوتے ہوئے بولی

قلبی ابھی کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ ایک لڑکی کمرے سے باہر کھڑی ہوئی کیا

میں اندر آسکتی ہوں لڑکی نے مسکرا کر پوچھا ہاں اندر آو قلبی نے اجازت دی اسلام علیکم

لڑکی لبوں پر مسکان سجائے بضعہ سے بولی وعلیکم السلام بضعہ نے آہستہ سے جواب دیا سر

آپ کی دلہن بہت خوبصورت ماشاءاللہ لڑکی نے قلبی سے کہا شکریہ اس کو اچھی طرح

تیار کرو میں دو گھنٹے بعد آتا ہوں ٹھیک ہے قلبی نے لڑکی سے کہا جو خاموشی سے ہدایات

سن رہی تھی آپ بے فکر ہو کر جائیں میرے لیے ایک گھنٹہ ہی کافی ہے لڑکی نے

مسکراتے ہوئے جواب دیا قلبی ایک نظر بضعہ ڈال کر کمرے سے نکلا جس کی آنکھوں

میں نمی اتر آئی بضعہ اپنے ساتھ قسمت کا کھیل دیکھنے لگے

و

قار بھائی اسفند یار میرے فلیٹ میں ہے وہ آپ سے ملنے کیا کہہ رہے ہیں مگر ان کی طبیعت کچھ ٹھیک نے آپ جلدی آجائے میرے فلیٹ ارشد نے وقار کو اطلاع دی میں آتا ہوں تم اس کا خیال رکھنا ہوا وقار جلدی سے فون کاٹ دیا کیا ہوا اسفند یار کو حرا نے وقار سے پوچھا میں آکر بتاتا ہوں تم کسی کو دروازہ کھولنا نہی میں جلدی آتا ہوں وقار فلیٹ سے نکلا۔ یااللہ اسفند یار ٹھیک ہو حرا نے دل سے دعا کی اور بے چینی سے وقار کا انتظار کرنے لگی دو تین دفعہ وقار کو کال بھی کی مگر دوسری طرف وقار کاٹ دیتا حرا کے دل میں عجیب وسوسے سر اٹھا رہے تھے جب یہ گھنٹہ بعد دروازے پر دستک ہوئی حرا نے فورا دروازہ کھولا جب وقار کسی دوسرے لڑکے کے ساتھ اسفند یار کو اندر لایا اسفند یار کو اس حالت میں دیکھ کر حرا کی آنکھیں برسنا شروع ہوئی وقار میں چلتا ہوا اور اسفند یار اپنا خیال رکھنا ارشد نے اس اسفند یار سے کہا تو بیٹھ نہ چائے پی کر جانا وقار نے ارشد کو روکتے ہوئے کہا نہیں یار پھر کبھی سہی ارشد نے مسکراتے ہوئے کہا حرا ارشد کے جانے کے بعد کمرے سے نکلی وقار اسفند یار کو کیا ہوا کس نے اس کی یہ حالت کی حرا نم لہجے میں پوچھی وقار اسفند یار پہ اک نظر ڈال کے شروع ہوا اسفند یار کی اس حالت کی ذمہ دار تم ہو صرف تم حرا یہ حال تمہارے بھائی نے ہی کی ہے اسفند یار کا یہ

قصور تھا کہ تم سے سچی محبت کی مگر تم نے کیا کیا پہلے سے ٹکرایا پھر سب کے سامنے اس کی محبت کو مشہور کر دیا وقار سنجیدگی سے بولا حرا تو شرمندگی کے مارے سر نہی اٹھا رہی تھی تمہارا بھائی اسفندیار کے بہن کے ساتھ شادی کر رہا ہے تم نے اپنے ساتھی اس بیچاری پر بھی ظلم کیا ہے وقار نے اس بار ذرا سختی سے کہا وقار بس کرو میرے سر میں درد ہے تم دونوں جاو مجھے اکیلا چھوڑ دو اسفندیار نے وقار کو دیکھ کر کہا اسفندیار مجھے معاف کر دو میری وجہ سے حرا روتے ہوئے بول رہی تھی کہ اسفندیار نے بیچ میں ٹوک دیا تمہاری وجہ سے میری بہن پر ظلم ہو رہا ہے تمہاری معافی کا کیا فائدہ ہے اسفندیار حرا کو دیکھے بنا بولا اسفندیار حرا کی آواز رندھ گی میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گا یہ بات یاد رکھنا تم میری محبت ہو مگر بہن کی محبت کے آگے مجھے دنیا کی ہر محبت کچھ بھی نہیں ہے میری بہن ہی میری سب کچھ ہے جو میری زندگی بچانے کے لئے اپنی زندگی داؤ پر لگا گئی اسفندیار نے سنجیدگی سے کہا ہے حرا مجھے کچھ دیر کے لئے اکیلا چھوڑ دو پلیز اسفندیار نے حرا دیکھ کر کہا جو منہ پر ہاتھ رکھ کے اپنی سیکوں کی آواز او کے کھڑی تھی حرا بھاگ کر اپنے کمرے میں چلی گئی اور دروازہ بند کیا اور پھوٹ پھوٹ کر رو دی

بابا مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے قلبی مومن خان سے بولا جو باہر صحن میں بیٹھے

تھے ہاں بولو بیٹا بابا میں بضعہ کو پسند کرتا ہوں شادی کرنا چاہتا ہوں اگر آپ اجازت

دیں تو قلبی سر جھکاتے ہوئے بولا تم جانتے بھی ہو کہ اسکے بھای نے تمہاری بہن کو بھگایا

مومن خان نے سوال کیا ہاں مگر دل پر کس کا بس چلتا ہے جو میرا چلے قلبی نے آہستہ

سے کہا ویسے لڑکی اخلاق کی بہت اچھی ہے مومن خان سوچتے ہوئے بولا ایسا نہیں ہے

کہ میں اس سے بدلے میں شادی کر رہا ہوں بس مجھے وہ چاہیے بابا قلبی بچوں کی طرح

بولا دہیا وہ کوئی چیز نہیں ہے جو تمہیں چاہیے مومن خان مومن مسکراتے ہوئے

بولے بابا۔۔ قلبی مصنوعی خفا ہوتے ہوئے کہا اچھا ٹھیک ہے مگر پہلے اس کی مرضی

پوچھ لو بیٹا مومن خان سمجھاتے ہوئے بولے مساج نی چین کا کام قلبی نے اپنا ارادہ بتایا

جو بھی کرنا یاد رکھنا زیادتی نہ کر بیٹھنا مومن خان نے ہدایت دی اچھا بابا آپ شام کو تیار

رہنا میں بھی جاتا ہوں بھائی قلبی نے اٹھتے ہوئے کہا ٹھیک ہے دلہے میاں مومن خان

نے مسکراتے ہوئے کہا قلبی ہولے سے مسکرائے اور اپنے کمرے کی طرف بڑا شکر

ہے قلبی حرا کی طرح نہی ہے مجھے اپنا فیصلہ بتایا حرا کی طرح میری عزت تو نہیں لوٹی نہ

مومن خان قلبی کو جاتے ہوئے دیکھتے ہوئے سوچنے لگا

🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷?🌷🌷🌷🌷

🌷?🌷🌷

سر میم تیار ہو گی پالر والی لڑکی قلبی سے بولی جو اپنے کمرے سے نکل رہا تھا اچھا یہ رہی تمہاری فیس اور بہت شکریہ قلبی بھی مسکراتے ہوئے فیصلہ کے بڑھاتے ہوئے کہا شکریہ سر اب مجھے اجازت دے لڑکی فیس لیتے ہوئے بولی اچھا مگر میں نکاح تک روک جاتی ویسے بھی شام ہونے کے ہیں قلبی نے اخلاقا کہا سر آپ کا بہت بہت شکریہ اللہ آپ کی جوڑی سلامت رکھے میں جاتی ہوں لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا جیسے تمہاری مرضی قلبی نے مسکراتے ہوئے کہا اور بضعہ کے کمرے کی طرف جانے لگا یہ لڑکا دلہن کو بہت خوش رکھے گا خوشی سے پھولے نہیں سما رہا لڑکی مسکراتے ہوئے قلبی کے پشت کو دیکھ کر سوچنے لگی اور جانے کے لیے مڑی

🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷

بضعہ کیا قسمت پائی ہے تو نے اس طرح کسی کی شادی ہوتی ہے پہلے زبردستی اور پھر ڈرا دھمکا کر شادی کرنا تیرے بھائی نے تو سوچا تھا کہ میری بہن کی شادی تو بہت دھوم دھام سے ہو گی بضعہ اپنے آپ کو آئینے میں دیکھ کر سوچی کیا یہی قسمت ہے میری بضعہ

نے اپنے دل میں سوچا قلبی کمرے میں داخل ہوا تو بضعہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھی
تھی ماشاءاللہ میری بیوی کتنی خوبصورت ہے قلبی بضعہ کے پیچھے کھڑے ہو کر بولا بضعہ
کی آنکھیں نم ہوئی اور سر جھکا یا یار اب رو تو مت نہ ورنہ اس بچاری لڑکی کی محنت ضائع
ہو جائے گی قلبی مسکراتے ہوئے کہا تو نہ لاتے اس لڑکی کو میں نے کہا تھا آپ کو بضعہ
سر اٹھا کر سنجیدگی سے گویا ہوئی قلبی بضعہ کو دلچسپی سے دیکھنے لگا تم اتنی پیاری ہو دل
چاہتا ہے کہ تم اسطرح دلہن بیٹھی رہوں اور میں تم کو دیکھتا رہوں قلبی محبت پاش لہجے
میں بولا میں تم سے محبت کرتا ہوں بضعہ تمہارے آنکھوں میں اپنے لیے نفرت ہی دیکھ
کر اچھا نہیں لگتا قلبی سنجیدگی سے بولا یہ محبت ہے آپ اسے محبت کہتے ہیں کسی کو
زبردستی اپنے رشتے میں باندھنا نہیں یہ محبت نہیں ہو سکتی بضعہ نے سوال کیا میں تمہیں
اب کیسے سمجھاؤں کہ مجھے تم پہلی نظر میں اچھی لگی تھی قلبی بضعہ کا ہاتھ پکڑتے ہوئے
کہا خبردار جو مجھے ہاتھ لگایا تو بضعہ نے غصے سے قلبی کو کہا تھا بضعہ تم خود کو سمجھتی کیا ہو کر
بھی نہیں بھیجا کاموں پر کر وہاں سے میں نے پوچھا بھی کھولا جس کا جبڑا ٹوٹ جائے گا
آئندہ مجھے کبھی اپنے آپ سے دور مت کرنا وہ حشر کروں گا کہ ساری زندگی یاد کرو گی
سمجھی قلبی چبا چبا کر بولا اور بضعہ کو چھوڑا بضعہ کے آنسو بہہ کر گالوں پر آنے لگے میں تم
سے محبت کرتا ہوں بس یہی بات سمجھنا تو تمہارے لیے بہتر رہے گا اور اگر تمہارے

دل میں یہ ہے کہ میں یہ شادی بدلے میں کر رہا ہوتا ہے ہماری حالت پہ میں ہے بدلے میں لوگ کسی کو ایک نکاح کر کے قلبی سمجھاتے ہوئے نرم لہجے میں بولا سوری بضعہ مجھے اچھا نہیں لگتا تم پر زیادتی کر کے مگر کیا کروں تم خود ہی مجھے زیادتی پر مجبور کرتی ہو قلبی بضعہ کے آنسو اپنے ہاتھ سے صاف کرتے ہوئے بولا مجھے آپ سے شادی نہیں کرنی بضعہ سسکیوں کے درمیان بولی اب دیکھو خود ہی میرے غصے کو بھڑکا رہی ہو اور پھر خود ہی رونے بھی لگ جاتی ہوں قلبی مسکراتے ہوئے بولا بضعہ نکاح میں تھوڑا ٹائم ہے میں باہر جا رہا ہوں تم اسماء بی کے ساتھ خاموشی سے آ جانا باہر میرا تماشہ مت بنانا بابا بھی بہت خوش ہے اس رشتے سے میں اسماء بی کو تمہارے پاس بھیجتا ہو قلبی نے بضعہ کو سمجھاتے ہوئے کہا اور کمرے سے نکلا تماشا تو میرا بن گیا بضعہ نے نم آنکھوں سے اپنے سجے سنورے روپ کو دیکھ کر سوچا

🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷

حرا اگر میری بہن کو کچھ ہوا تو میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گا حرا کی کانوں میں اسفندیار کی آواز گونجی حرا نے ساری رات جاگ کر کاٹی دور سے گی مؤذن کی آواز سنائی دی تو حرا اٹھ کر وضو کیا نماز پڑھ کر دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے آنکھوں سے آنسو اک اک نکل کر دامن میں گرنے لگے یا اللہ میں بہت گناہگار ہوں یا اللہ مجھے معاف کر دے

میری مشکل آسان فرما میری وجہ سے سب لوگ پریشان ہیں یااللہ مجھ پر رحم فرما

میرے مولا حرا روتے ہوئے اپنے رب سے التجا کرنے لگی میں نے بھاگ کر اپنے بابا

اور بھای کا دل دکھایا یہ میرے ساتھ بہت اچھا ہوا علی نے مجھے چھوڑ دیا میرے ساتھ

یہی ہونا چاہیے تھا میں اس قابل تھی حرا اپنے اللہ سے فریاد کر رہی تھی جو سب کی سنتا

ہے یااللہ میں وعدہ کرتی ہوں آج سے میں مکمل پردہ کرو گی معافی بھی مانگو نگی سب

سے بس سب کے دل میں میرے نرم کر دے مولا حرا اپنے دل کا حال اللہ کو بتا کر

تھوڑا پر سکون ہوی حرا دعا کر کے اٹھی میں آج گھر جاؤں گی بابا بھای سے ملنے کاش وہ

مجھے معاف کر دے حرا اپنا بیگ صحیحی کرتے ہوئے حسرت سے سوچنے لگی

🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷ما

شاءاللہ میری بیٹی کتنی پیاری لگ رہی ہے آسماء بی بضعہ کو گلے لگاتے ہوئے پیار سے بولی

آنٹی۔۔۔۔۔بضعہ رونے لگی بیٹی ایسے موقعوں پر روتے نہیں صبر کرو بچی آسماء بی

تسلی دیتی ہوئی بولی مجھے بھائی یاد آئے ہیں بضعہ نے روتے ہوئے کہا بیٹی میں چاہ کر بھی

تمہارے لئے کچھ نہیں کر سکتی ہم غریب لوگوں کا کون ہے اس لئے مجھے معاف کر دینا

اسماء بی نے سنجیدگی سے کہا آپ کو معافی کی کوئی ضرورت نہیں بضعہ نے نم لہجے میں کہا

بیٹی آ و مولوی صاحب آ گئے ہیں کہاں بڑے صاحب غصہ نہ ہوا اسماء بی نے گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا بضعہ خاموشی سے اسماء بی کے ساتھ جانے لگی بضعہ کا دماغ ماؤف ہو گیا نہ کچھ دیکھا بس گم صم سی بیٹھی اپنے رب کے فیصلے پر ہاں کر دی پانچ منٹ میں بضعہ الیاس سے بضعہ قلبی بن گئی نکاح ہونے کے بعد اسماء بی بضعہ کو کمرے میں چھوڑ کر آئی آے ہوئے مہمانوں کو دیکھنے لگی بضعہ کے اندر ایک آگ لگی دل چاہ رہا تھا کہ دنیا کا تہس نہس کر دے مگر کچھ کر سکتی تھی اپنی قسمت کے آگے

دنیا میں ہر انسان اپنی قسمت کے آگے مجبور کر رہا ہے غریب ہے کہ امیر قسمت کے آگے بے بس ہے

🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷

قلبی جب مہمانوں کو فارغ کر کے کمرے میں آیا تو بضعہ سوئی ہوئی تھی عجیب دلہن ہے شوہر کا انتظار بھی نہیں قلبی بضعہ کے پاس بیٹھے ہوئے بولا سوتے ہوئے بھی حور لگتی ہے میری بیوی قلبی بضعہ کا چہرہ چھوتے ہوئے کہا بضعہ نے کسمسا کر کروٹ بدلی کتنے سکون سے سوئی ہے قلبی مسکراتے ہوئے سوچا اور الماری کپڑے نکال کر واش روم میں گھسا

سفندیار چائے لے سوچنا بعد میں وقار نے دوسری دفعہ آواز مگر اسفندیار تھا کہ کن
سوچوں میں غرق تھا میری گڑیا نہ جانے کس حال میں ہو گی اسفندیار فکر مندی سے
بولا کچھ کہہ نہیں سکتے اسفندیار مگر اللہ ہے اس کا اللہ نے سب بہتر لکھا ہو گا بضعہ کے
ساتھ میری وجہ سے سب ہوا میں بہت شرمندہ ہوں اس لئے مجھے معاف کر دو حرا
کمرے سے نکلتے ہوئے بولی جو وقار اور اسفندیار کی باتیں سن رہی تھی وقار آج تو کام پر
جائے گا اسفندیار حرا کی باتیں ان سنی کر کے وقار سے بولا نہیں تجھ کو کیسے اکیلا چھوڑو
کل چلا جاؤں گا وقار نے چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے جواب دیا ہے حرا اک لمحے کے لیے
اسفندیار کو دیکھا اور بیگ تھماتے ہوئے آگے بڑھیں وقار نے اسفندیار کو اشارہ کیا کہ
حرا کہاں جا رہی ہے اسفندیار نے بھی لاعلمی کا اظہار کیا حرا کہاں جا رہی ہو اتنی صبح صبح
وقار نے آخر آواز دے دی جب حرا دروازہ کھول رہی تھی اپنے گھر جا رہی ہو تم دونوں
کا بہت شکریہ یہ میری بہت مدد کی حرا نے اسفندیار کو جواب دیا مگر وقار نے ابھی آگے
بول رہا تھا کہ درمیان میں بولی مگر وہ تو مجھے گھر نہیں چھوڑیں گے نہ یہی کہنا چاہ رہے
تھے تم تو سنو گھر چلے جاؤ گی اگر انہوں نے معاف نہیں کیا تو اللہ کی زمین بڑی ہے

جہاں قسمت لے کر چلے وہاں پر ٹھہر جاؤں گی حرا نم لہجے میں کہہ کر تیزی سے نکلی اسفندیار اس کو جاتے ہوئے دیکھنے لگا دل چاہ رہا تھا کہ حرا کو روک دو یہ تمہاری محبت ہے مگر پھر خیال آیا کہ حرا کو میرے ساتھ ایسا کرنا چاہیے تھا؟

قلبی 🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷

صبح اٹھا تو بضعہ ابھی تک سوئی ہوئی تھی میں بضعہ کو کیسے مناؤں گا قلبی سوچ رہا تھا کہ بضعہ نے کروٹ بدلی تو اس کا ہاتھ قلبی کے چہرے پر پڑا قلبی نے بضعہ کے ہاتھ کو پکڑا میری بیوی اپنے ہاتھ پہ بڑا خفا ہوتی ہے قلبی نے مسکراتے ہوئے سوچا بضعہ کی آنکھیں اچانک کھولی تو اپنا ہاتھ قلبی کے ہاتھ میں دیکھ کر فوراً اٹھی آپ یہاں۔۔۔۔۔کیوں سوئے ہیں بضعہ قلبی کو دیکھ کر بولی جو اٹھ کر بیٹھا کیا مطلب میرا کمرہ ہے جہاں سو جاو میری مرضی ہے قلبی مسکرا کر بولا مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے بضعہ قلبی سے کہا جو بیڈ سے اتر رہا تھا ہاں بولو قلبی بضعہ کے سامنے کھڑا ہو کر بولا آپ مجھے طلاق دے مجھے آزاد کر دیں میں آپ کے ساتھ زندگی نہیں گزارنا چاہتی بضعہ نے ڈرتے ہوئے کہا چٹاخ۔۔۔۔۔قلبی نے ایک زوردار تھپڑ بضعہ کے گال پر دے مارا بضعہ اپنے گال پہ ہاتھ رکھ کر رونے لگی یہ بات اگر دوبارہ تمہارے منہ سے سنی تو اچھا نہیں ہو گا قلبی غصے

سے پاگل ہوتے ہوئے کہا آپ مجھے اپنے ساتھ رہنے پر مجبور نہیں کر سکتے بضعہ روتے
ہوئے بولی میں تمہیں بہت کچھ کرنے پر مجبور کر سکتا ہوں مگر میرا دل تم پر سختی کرنا
نہیں چاہتا سمجھی بضعہ قلبی بضعہ کو دیکھ کر بولا جو ہاتھوں میں چہرہ چھپا کر رو رہی تھی بضعہ
سوری میں نے تم پر ہاتھ اٹھایا قلبی بضعہ کو روتے ہوئے دیکھ کر شرمندہ ہوا مجھے آپ
سے بات نہیں کرنی جایں آپ مجھے اکیلا چھوڑ دیں بضعہ اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے
بولی سوری بضعہ وہ میں قلبی آگے بھی بولنے کے لے اپنا منہ کھولا ہی تھا کہ بضعہ درمیان
میں بولی آپ کی کوئی غلطی نہیں ساری غلطی میری ہے میرے بھائی کی ہے اور اس کی
سزا کاٹ رہی ہو آپ کو شرمندہ ہونے کی کوئی ضرورت نہیں آپ جتنا چاہے مجھ پر ظلم
کرے آپ نے یہ شادی بدلے میں کی ہے نہ میرے بھائی کی خطا صرف یہی تھی کہ
حرا سے محبت کرتا تھا بضعہ نم لہجے بولی بضعہ ایسی بات نہیں ہے میں نے تم سے شادی
بدلہ کے انتقام میں نہیں کی میں تم سے محبت کرتا ہوں پسند ہو میری تمہیں اس دن سے
دل میں چنا تھا جب تم کو پہلی دفعہ دیکھا تھا قلبی نے آج اپنی محبت کا اظہار کر لیا تھا مگر
آپ نے کبھی یہ سوچا کہ میں آپ سے محبت کرتی ہوں کبھی میری آنکھوں میں اپنی
پسندیدگی دیکھی ہے بضعہ نے سوال کر ڈالا تم کو محبت نہیں تو مجھ سے ہو جائے گی نہ
قلبی مسکراتے ہوئے بولا یہ اس وقت پتہ چلے گا جب مجھے تم سے محبت ہو گئی فی الحال یہ

سوچ اپنے دماغ سے نکال دو قلبی بضعہ نے غصے سے کہا شکر ہے تم نے میرا نام تو لیا اپنی زبان سے قلبی نے بضعہ کو تنگ کرتے ہوئے کہا میرا دماغ خراب ہیں آپ سے بات کرنے میں لگی ہو بضعیٰ جانے لگی اپنا گفٹ

تو لیتی جاؤ بضعہ قلبی جیب سے اک ڈبیا نکالتے ہوئے کہا یہ تمہاری منہ دکھای کا گفٹ ہے کل بہت خوبصورت لگ رہی تھی کسی سنڈریلا کی طرح قلبی بضعہ کے ہاتھ میں اک قیمتی بریسلٹ پہنتے ہوئے پیار سے بولا بضعہ خاموش کھڑی تھی میں جاتی ہوں کپڑے بدلنے میں پھر ناشتہ بھی بنانا ہے بضعہ نے جلدی سے اپنا قلبی کے گرفت سے آزاد کرتے ہوئے کہا اچھا بتاؤ گفٹ پسند آیا قلبی نے بضعہ کو آواز دی جو الماری سے کپڑے نکال رہی تھی اس کا جواب آنے والے سال کو دو گی بضعہ جواب دے کر جلدی سے واش روم میں گھسی قلبی قہقہہ لگا کے ہنس پڑا

بضعہ جب واشروم سے نکلی تو قلبی کو اپنا منتظر پایا یہ ابھی تک بیٹھا تھا کیا چیز ہی میں سمجھی یہ گیا ہو گا بضعہ سوچنے لگی چلے بیگم جاناں بابا ہمارا انتظار کر رہے ہوں گے ناشتے کی ٹیبل پر قلبی نے بضعہ کو دیکھ کر کہا بضعہ اک غصیلی نگاہ قلبی پہ ڈال کر کمرے سے نکلی قلبی

بھی اس کے پیچھے چلنے لگا آپ میرے پیچھے پیچھے کیوں چل رہے ہیں دیکھیں مجھے تنگ نہ کرے پلیز بضعہ نے رک کر قلبی سے کہا بیگم جاناں تمہیں تنگ کرنے میں تو مزہ آتا ہے مجھے قلبی بضعہ کے گال کو چھوتے ہوئے کہا مجھے یہ بیگم جاناں مت کہے بضعی نے ٹوکتے ہوئے کہا تو کیا کہوں میری جان قلبی ذرا سر جھکا کر مسکراتے ہوئے بولا بد تمیز بضعہ غصے سے کہہ کر آگے بڑھی یہ تمہارا پہلا لفظ ہے جو مجھے اچھا لگا قلبی ہنستے ہوئے پیچھے سے بضعہ کو آواز دی اور اسکے پیچھے چلا

🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷

حرا تو نے اپنے پاؤں پر خود کلہاڑی ماری علی کے فریب کو محبت سمجھ بیٹھی حرا برقع پہنے جو اس نے ٹرین میں بیٹھنے سے پہلے شاپنگ مال سے لیا تھا حویلی کے سامنے کھڑی خود سے مخاطب تھی میں کیسی بیٹی تھی اپنے باپ اور بھائی کی عزت کا خیال نہیں آیا حرا حویلی میں داخل ہو کر سوچی رو کے آپ اس طرح حویلی میں کیوں جا رہی ہیں قاسم حرا کو روک کر بولا میں۔۔۔۔ میں حرا چچا حرا کی آواز رندھ گی بیٹی تم کیسی ہو قاسم نے حیرانی سے کہا مجھے کیا ہونا ہے بس ٹھیک ہوں حرا نم لہجے میں بولی بڑے صاحب آپکو یاد کرتے ہیں روز انکی طبیعت خراب رہتی ہے قاسم حرا کو دیکھ کر کہا جو کہ ان کا بتا رہی تھی

چچا میں بہت شرمندہ ہوں اپنے کیے پر بابا مجھے معاف کر دیں گے نہ یا نہیں مجھ میں
ہمت نہیں ہے باپ اور بھائی سے نظریں ملانے کی حرا روتے ہوئے بولی بیٹی جو ہوا سو ہو
گیا اب بھی وقت ہے اپنے پیاروں کو راضی کرو ان سے معافی مانگو مجھے یقین ہے وہ
تمہیں معاف کر دیں گے قاسم سمجھاتے ہوئے بولا میں جاتی ہوں آپ میرے لیے دعا
کیجئے کہ مجھے معافی مل جائے حرا آنسو صاف کرتے ہوئے بولی تو آگے بڑھ اللہ بڑا
مہربان ہے وہ تجھ پر رحم کرے گا میری بیٹی قاسم نے حرا کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا ہے
حرا کی آنکھیں ایک بار پھر نم ہوی اور آگے بڑھنے لگی حرا جیسے قریب ہو رہی تھی
ڈاءننگ روم سے باہر سے آوازیں سنائی دے رہی تھی سب ادھر ہی ہے حرا نے سوچا
اور اندر بڑھی حرا ایک طرف کھڑی سب کو خاموشی سے دیکھنے لگی جہاں سب ایک
دوسرے سے باتوں میں مشغول تھے جب ہی مومن خان کی نظر اس پر پڑی حرا۔
۔۔۔مومن خان کھڑے ہوتے ہوئے بولے قلبی نے بھی پیچھے دیکھا جہاں حرا ایک
طرف کھڑی تھی بضعہ نے بھی حرا کو دیکھا جو سر جھکائے مجرموں کی طرح کھڑی تھی
تم یہاں کیوں آئی ہو کس لئے آیا ہوں پر قلبی ناشتے سے اٹھتے ہوئے
بولا مجھے معاف کر دیں میں نے بہت برا کیا حرا روتے ہوئے بولی اب اس معافی کا کیا

کرے ہماری تو عزت کی دھجیاں اڑ گی پورے گاؤں میں قلبی آگ بگولا ہوتے ہوئے

بولا قلبی تم چپ رہو میں بات کرتا ہوں مومن خان نے قلبی کو آواز دی جو غصے سے

پاگل ہو رہا تھا پھر تم بتاؤ کس لئے آئی ہوں تمہارا شوہر کدھر ہے تم نے شادی کی ہو گی

نہ مومن خان نے پوچھا میری شادی نہیں ہوئی میں آپ لوگوں سے معافی مانگنے کے

لیے آئی ہو بابا مجھے معاف کر دے حرا مومن خان کے پاؤں پکڑتے ہوئے بولی حرا

میرے پاؤں سے اٹھو ہم بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں مومن خان پیچھے ہٹتے ہوئے بولے

حرا روتے ہوئے اٹھی میرے کمرے میں جاؤ سب مومن خان نے سب کو حکم دیا بضعہ

حرا کو لیتے ہوئے کمرے میں گی مومن خان بھی کمرے کی طرف بڑھے قلبی تو بھی جا

اندر مومن خان نے قلبی کو آواز دی جو خاموش کھڑا تھا قلبی کچھ کہے بنا کمرے میں گیا

مومن خان اسکے پیچھے لپکا

🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷 ہا

ں اب بتاؤ مومن خان دیکھتے ہوئے بولے حرا اٹھی اور مومن خان کے پاؤں کے

نزدیک بیٹھی بابا میں اسفندیار کے ساتھ نہیں گئی تھی اسفندیار کا کوئی قصور نہیں میں

نے آپ سب کے ساتھ اسفندیار کو بہت ستایا ہے حرا روتے ہوئے کہنے لگی تو تم کس

www.neweramagazine.com

کے ساتھ بھاگ گئی تھی قلبی نے پوچھا علی کے ساتھ جو میرا کلاس فیلو تھا ہم دونوں ایک دوسرے کو پسند کرتے تھے پھر اسفند یار کو بدنام کیا کہ میں اسفند یار سے پیار کرتی تھی اسفند یار مجھے بہت پسند کرتا تھا مگر میں نے اسے سارے یونی کے سامنے ٹکرایا تھا تو میرے بھائی کو بدنام کیوں کیا؟ بضعہ جو کب سے خاموش بیٹھی تھی آخر بول پڑی اس لیے کہ بابا کے آدمی اسفند یار کے پیچھے پڑے اور میں علی سکون سے رہ رہے ہیں حرا نے اپنی غلطی کا اعتراف کیا تو تیرے عاشق نے کیوں تجھے اکیلا چھوڑا قلبی چبا چبا کر بولا ہم جیسی لڑکیاں ٹائم پاس کے لئے ہوتی ہیں گھر بسانے کے لیے نہیں حرا نے کھوے لہجے میں کہا حرا تو نے جو کیا اس کی سزا تو مل رہی ہے تجھے مگر میں تجھے معاف کیسے کر دوں دل کہتا ہے کہ بیٹی ہے تیری معاف کر دیے مگر خیال آتا ہے کہ ایسی بیٹی کو تو مر جانا چاہیے جو باپ کا سر نیچا کرتی ہے سارے لوگوں کے سامنے مر جانا چاہیے ایسی بیٹی کو مومن خان کہہ کر کمرے سے نکلے بابا۔۔۔۔ حرا نے روتے ہوئے مومن خان کو آواز دیں بھائی ذرا قلبی کے سامنے کھڑی ہاتھ جوڑ کھڑی ہوی میری ایک بہن تھی جو میرے لیے مر گئی ہے قلبی رکھتے ہوئے کہا اور تیزی سے کمرے سے نکلا پھوٹ کر رو دی حرا پلیز رومت سب ٹھیک ہو جائے گا تم فکر نہ کرو گے ویسا دلا سا دیتے ہوئے بولی تم اسفند یار کی بہن ہو کیا نام ہے تمہارا تم بھی مجھے معاف نہیں کروں میرا نبی کا سے

پوچھا میرا نام بھی لکھا ہے آپ کو مجھ سے معافی مانگنے کی ضرورت نہیں بھیجانے مسکراتے ہوئے کہا آپ اپنے کمرے میں جائیں میں آپ کے لئے ناشتہ لاتی ہوں بضعہ نے حرا کو اٹھاتے ہوئے کہا نہیں مجھے بھوک نہیں ہے حرا آنسو صاف کرتے ہوئے بولی کیسے بھوک نہیں ہے میں ابھی لاتی ہو بضعہ جانے لگی کیا میں آپ کو بھابھی کہہ سکتی ہوں حرا بضعہ کو دیکھ کر کہا میری اور تمہاری عمر ایک جیسے ہی ہے پھر بھابھی کہنے کی کیا ضرورت ہے حرا نے سوال کر ڈالا مگر بھائی تو مجھ سے بڑے میں نا حرا نے پوچھا ٹھیک ہے اب مجھے بھابی کہہ سکتی بضعہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا شکریہ بھابھی حرا ہنستے ہوئے بولی بضعہ بھی ہولے سے مسکرا کر باہر نکلی

🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷

حرا اپنے کمرے میں آئی تو نم آنکھوں سے کمرے کو دیکھنے لگی تو برقعہ اتر کر واش روم سے ہو کر آئی اتنے میں بضعہ ہاتھ میں ٹرے پکڑے کمرے میں داخل ہوئی یہ لیجئے آپ کا ناشتہ بسم اللہ پڑھ کر پورا ختم کرو بضعہ حرا کے سامنے رکھتے ہوئے کہا بھابھی میں آدھا بھی نہیں کھا سکتی آپ پورا ختم کرنے کی بات کر رہی ہیں حرا بضعہ کی طرف دیکھتے ہوئے بولی چلو میں بھی تمہارا ساتھ دیتی ہوں اب کھاو بضعہ ناشتہ شروع کرتے ہوئے

بولی حرا نے خاموشی سے ناشتہ شروع کیا حرا تم ناشتہ کر کے تھوڑا آرام کر و میں جاتی ہوں آپ اپنے کمرے میں پھر سالن بنانا ہے اور کیا کھانا پسند کرو نگی مجھے بتاؤ وہ میں بنا لیتی ہوں بضعہ اٹھتے ہوئے حرا سے پوچھا بھابھی آپ کے ہاتھ میں کافی ذاءقہ کا ہے آپ جو بھی بنانے میں کھالو نگی حرا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اچھا بضعہ کہہ کر کمرے سے نکلی

🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷

کہاں تھی تم قلبی بضعہ کو کمرے میں آتے دیکھ کر پوچھا حویلی میں اور کہاں بضعہ نے الماری کی طرف بڑھتے ہوئے کہا مجھے پتا ہے تم حویلی میں تھی مگر کس کے ساتھ بیٹھی تھی اتنی دیر سے قلبی نے پوچھا حرا کے ساتھ تھی بضعہ نے آرام سے جواب دیا آج کے بعد اس کے ساتھ تمہیں نہ دیکھو قلبی سختی سے بولا کیوں ؟ بضعہ حیرانی سے بولی بس میں نے کہہ دیا نہ تو مانو میری بات قلبی نے سمجھاتے ہوئے بولا میں آپ کی غلام نہیں ہوں جو تمہاری ہر بات سر جھکا کر مانتی جاؤ میری اپنی مرضی ہے جس کے ساتھ چاہو بیٹھو بات کرو آپ کو اس سے کچھ لینا دینا نہیں بضعہ قلبی کو دیکھ کر بولی غلام نہیں مگر بیوی تو ہو اور تمہیں میری ہر بات ماننی چاہیے ورنہ قلبی نے غصے میں بضعہ کے پاس آتے

ہوئے بولا ورنہ کیا کریں گے آپ بضعہ ڈرتے بنا پوچھا وہ کر سکتا ہو جو تم سوچ بھی نہی سکتی قلبی بضعہ پہ اک نظر ڈال کر بولا میں۔۔۔۔۔ڈرتی نہی ہو آپ سے بضعہ ہکلاتے ہوئے بولی ہاہاہا ڈر گئی ابھی سے قلبی ہنستے ہوئے بولا ہٹے آپ مجھے باتوں میں لگا دیا مجھے اور بھی کام کرنے ہیں بضعہ غصے میں بول کر واش روم جانے لگی غصے میں تمھارا حسن اور بھی بڑھ جاتا ہے قلبی مسکراتے ہوئے پیار سے بولا بضعہ جواب دیے بنا واش روم میں جا گھسی

🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷

وقار فاطمہ باجی کو فون کیا کہ ہم آرہے ہیں اسفندیار وقار سے کہا جو بیگ کا زپ بند کر رہا تھا ہاں بتا دیا ہے وقار نے جواب دیا تیری تیاری ہو گئی اسفندیار نے وقار سے پوچھا ہاں چلے وقار نے کہا ہاں چلے کہ وقت پر پہنچ جائیں مجھے بضعہ کی طرف بھی جانا ہے اسفندیار نے دروازہ کھولتے ہوئے کہا سامنے ہی ارشد کھڑا تھا بھائی آپ جا رہے ہیں واپس کب آئیں گے آپ دونوں ارشد پوچھنے کے ساتھ ساتھ سوال بھی کر ڈالا تین چار دن کے لیے جا رہے ہیں واپس جلد آئیں گے اسفندیار مسکراتے ہوئے بولا اگر ہمارے ساتھ چلنا ہے تو چلو وقار نے پوچھا نہیں یار پھر کبھی سہی میں نے چھٹی بھی نہیں اور ہمارے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsanay|Articles|Books|Poetry|Interviews

فیکٹری کے مالک ذرا سخت مزاج ہے ارشد نے اپنی مجبوری بتای اچھا چل گلے لگ اگر جاتا تو اکھٹے مزے کرتے اسفندیار ارشد کے گلے لگاتے ہوئے بولا تو فکر نہ کر جب تیری شادی ہو گی تو اک ہفتے پہلے اپنے بھائی کی خوشی میں شریک ہو گا ارشد نے مسکراتے ہوئے اسفندیار کے گلے لگا اسفندیار کے دل میں ایک ہوک سی اٹھی اور ارشد سے دور ہوا اللہ حافظ اسفندیار کہہ کر آگے بڑھا اسفندیار بھائی کو شاید میری بات بری لگی میں تو مذاق کر رہا تھا ارشد نے وقار سے کہا یار تجھے پتا ہے کہ اس کا وقار سنجیدگی سے بولا چل اس کے پیچھے ورنہ اکیلا چلا جائے گا ارشد نے وقار سے بولا ہاں چلو اللہ حافظ وقار جلدی سے کہہ کر اسفندیار کے پیچھے پیچھے لپکا جو تیز تیز قدم اٹھا کے آگے بڑھ رہا تھا

بضعہ سالن تیار کر کے سب سے پہلے مومن خان کے لیے ٹرے تیار کی اور اس کے لئے لے جانے لگی قلبی کسی کام سے باہر گیا تھا بابا۔۔۔ بضعہ کمرے میں داخل ہو کر بولی بیٹی اندر آ و مومن خان جو بیڈ کے پشت سے سر ٹکا کے بیٹھے تھے سیدھے ہو کر بضعہ سے بولے میں آپ کے لیے کھانا لے کر آئی ہو آپ کھا کے بتائیں میں نے کیسے بنایا ہے بضعہ مسکرا کر بولی تم نے کیوں کھانا بنایا تم تو نئی نویلی دلہن ہو تمہیں ایسے کام نہیں کرنا

چاہیے تھا مومن خان سمجھاتے ہوئے بولے بابا ایسی بات نہیں ہے مجھے اپنے ہاتھ سے کام کرنا اچھا لگتا ہے میں اپنے گھر میں بھی سارا کام خود کرتی بضعہ کھانا نکالتے ہوئے بتانے لگی یہ تو اچھی عادت ہے بیٹی مومن خان نے کھانا شروع کرتے ہوئے کہا ماشاءاللہ سالن تو بہت مزے کا آیا ہے مومن خان نوالہ نگلتے ہوئے بولے شکر ہے آپ کو پسند آیا بضعہ مسکراتے ہوئے بولی مجھے پسند کیوں نہیں آتا میری بیٹی نے خود بنایا ہے مومن خان پیار سے بولے جب تم مجھے بابا کہتی ہو مجھے بہت اچھا لگتا ہے مومن خان نے بضعہ کو دیکھ کر کہا آپ میرے بابا جیسے ہیں اگر میں اپنے بابا سے کچھ مانگو تو میرے بابا مجھے دینگے بضعہ نے پوچھا بابا بھی کہتی اجازت بھی لے رہی ہو جو مانگتی ہوں وہ مانگو میں وعدہ کرتا ہوں اگر میرے پاس وہ تو ضرور دوں گا مومن خان شفقت سے بولے بابا حرا کو معاف کر دے دے آپ وعدہ کر چکے ہیں بضعہ نے جلدی سے کہا مومن خان نے جواب نہیں دیا اس کا مطلب ہے آپ مجھے اپنی بیٹی نہیں سمجھتے خیر کوئی بات نہیں بضعہ جاتے ہوئے بولی میں نے حرا کو معاف کیا مگر ایک شرط پہ مومن خان نے بضعہ کو آواز دی کیسی شرط بضعہ خوشی سے بولی اب میں جہاں چاہ وہاں شادی کرے گی اسکو بتا دو اگر منظور ہے تو ٹھیک ہے ورنہ اس گھر سے بھی چلی جائیں مومن خان نے اپنا فیصلہ سنایا شکریہ بابا آپ نے میرے وعدے کا مان رکھا بضعہ مسکراتے ہوئے بولی جیتی رہو

بیٹی مومن خان نے مسکراتے ہوئے کہا میں جا کہ حرا کو بتاتی ہوں بابا آپ آرام سے کھانا کھائے بضعہ خوشی سے بولی اور کمرے سے نکلی

🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷

حرا ارے تم سوئی نہیں بضعہ حرا کے کمرے میں کھانے کا ٹرے تھماتے ہوئے داخل ہوئی نہیں بھابھی نیند نہیں آرہی تھی حرا جو خاموشی سے چھت گھور رہی تھی بضعہ کو دیکھ کر سنجیدگی سے بولی اچھا آو کھانا کھائیں بضعہ حرا کے سامنے کھانا رکھتے ہوئے بولی بھابی میرا دل نہیں چاہ رہا کھانے کو آپ کھاے حرا نے کھانے سے انکار کیا اچھا میرا ساتھ دو کھانے میں بضعہ نوالا توڑتے ہوئے کہا حرا نے بضعہ کے زیادہ اصرار کے آگے اچھا نہیں سمجھا اور آہستہ سے کھانا کھانے لگی بھائی گھر میں ہے حرا نے پوچھا نہیں وہ باہر گئے ہیں کسی کام سے شاید شام تک آجائے بضعہ نے جواب دیا آپ خوش ہے اس شادی سے بھای نے آپ سے زبردستی شادی کی یہ سب میری وجہ سے ہوا میں سب سے زیادہ آپ کی قصوروار ہوں بضعہ بھابھی حرا نم لہجے میں کہا نہیں یہ قسمت کا کھیل تھا اس میں تمہارا اور میرا قصور نہیں اور جلدی سے کھانا کھاؤ میں تمہیں ایک خوشخبری سناتی ہوں بضعہ بات بدلتے ہوئ بولی کیسی خوشخبری بھابھی حرا نے فوراً پوچھا بابا نے تم کو

معاف کیا بضعہ مسکراتے ہوئے بولی حرا کی زبان گنگ رہ گی بھابھی آپ مذاق کر رہی ہیں نہ حرا بضعہ کو دیکھ کر پوچھا میں مزہ کیوں کروں گی وہ بھی سیریس حالات میں بضعہ کھانے سے بس کرتے ہوئے بولی مگر ایک شرط پہ اب بابا جہاں چاہیں وہاں تمہیں شادی کرنی پڑے گی بضعہ نے بابا کا پیغام ہے مجھ سے اب شادی کون کرے گا اتنی بدنامی کے بعد حرا اپنے آپ پر ہنستے ہوئے بولی کوئی تو ہوگا جو تجھ سے سچا پیار کرتا ہوگا بضعہ تسلی دیتے ہوئے کہا میں نے اپنے ہاتھوں سے لوگوں کے دلوں سے عزت اپنی مٹا دیں حرا کھوے لہجے میں بولی تم ماضی پر خاک ڈالو اور آگے بڑھو بضعہ سمجھانے لگی بھابی میں نے تعلیم کی مگر میں اب علم میں داخلہ لینا چاہتی ہوں حرا نے آگے کا پلین بضعہ کو بتایا یعنی معلمہ بننا چاہتی ہوں یہ تو بہت خوشی کی بات ہے تم کل داخلہ لینے جاؤں بلکہ میں تمہارے ساتھ جاؤں گی ٹھیک ہے بضعہ حرا کے فیصلے پر خوش ہوتے ہوئے بولی بھابھی آپ بہت اچھی ہے حرا نے بضعہ کی تعریف کی آپ بھی بضعہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا آپ بابا کے کمرے میں جاتے ہیں وہاں تو ڑاگپ شپ لگائیں گے بضعہ نے اٹھتے ہوئے کہا چلیے بھابھی حرا بھی اٹھ کر کہا اور کہ دونوں اک ساتھ کمرے سے نکلی

بابا تو کمرے میں نہیں ہے شاید صحن میں ہوں گے بضعہ کمرے میں جھانک کر بولی چلو صحن میں بیٹھے ہونگے بضعہ نے حرا سے کہا جو خاموش کھڑی تھی دونوں صحن کی طرف بڑھی بابا یہاں ہیں اور ہم نے آپ کو کمرے میں دیکھا بضعہ مومن خان کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا کمرے میں اکیلا تنگ ہوا تو باہر نکل آیا مومن خان نے حرا کی طرف دیکھتے ہوئے جو سر جھکائے بضعہ کے پاس ہی بیٹھی تھی اب آپ تنگ نہیں ہوں گے آپ کے ساتھ ایک نہیں دو دو بیٹیاں ہیں بضعہ نے مسکراتے ہوئے کہا کیوں بابا میں ٹھیک کہہ رہی ہوں نہ بضعہ نے مومن خان سے بھی تصدیق چاہی کیوں نہیں بالکل ٹھیک کہا مومن خان بضعہ کو جواب دیا بابا میں نے آپ کی بات حرا کو پہنچادی ہے حرا آپ کے فیصلے پر راضی ہے مگر حرا علم حاصل کرنا چاہتی ہے اور کل داخلہ لے گی مومن خان کو دیکھ کر کہا یہ میرے لئے بہت خوشی کی بات ہے کہ میری بیٹی سیدھے راستے پر چل پڑی حرا کیا یہ سچ ہے میری بیٹی مومن خان خوش ہوتے ہوئے کہا جی بابا یہ سچ ہے حرا خوشی سے بولی مگر پہلے بابا مجھے معاف کر دے میں بہت بری ہو حرا روتے ہوئے ہاتھ جوڑ کے مومن خان کے سامنے کھڑی ہوئی میں نے تمہیں معاف کیا شکر ہے اللہ نے تجھے اور ذلیل ہونے سے بچالیا کرو اللہ کا شکر ادا کرو مومن خان حرا کے سر پر ہاتھ رکھ کر بولے آپ نے معاف کیا مگر بھائی تو مجھے کبھی معاف نہیں کریں گے حرا

آنسو صاف کرتے ہوئے بولی اس کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے تو بس صبر کر مومن خان نے پیار سے کہا آپ لوگ باتیں کرو میں چائے کے ساتھ پکوڑے بنا کے لاتی ہوں بضعہ باپ بیٹی کو دیکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے بولی بھابھی میں بھی آپ کے ساتھ جاتی ہوں حرا نے بھی جانے کے لیے اپنے قدم بڑھا رہی تھی تم بیٹھو بابا سے باتیں کرو میں یوں گی بس یوای بضعہ حرا کو دیکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے بولی اور جانے لگی نہ جانے قلبی کو ایسی بیوی کس نیکی کے بدلے میں ملی مومن خان بضعہ کو جاتے ہوئے دیکھ کر بولے واقعی بابا جان حرا نے بھی مومن خان کے ہاں میں ہاں ملای اور دونوں باتوں میں مشغول ہو گے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷

قلبی جب گھر آیا تو صحن میں مومن خان اور حرا کو ایک ساتھ بیٹھے دیکھ کر اس طرف آیا اسلام علیکم بابا بضعہ کہاں ہے قلبی حرا کو نظر انداز کر کے مومن خان سے بولا آتے ہی بیوی کے بارے میں پوچھا مومن خان نے مسکراتے ہوئے کہا نہیں بابا ایسی بات نہیں ہے قلبی ہنستے ہوئے بولا بھائی آئے نہ بیٹھے نہ حرا نے اٹھ کر کہا تم مجھے بھای مت کہا کرو نہیں ہوں تمہارا بھائی اور آئندہ میرے سامنے مت آیا کرو سمجھی قلبی غصے سے حرا

دے بول کر لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا آگے بڑھا حرا نم آنکھوں سے قلبی کو جاتے ہوئے دیکھنے لیں حرا تم دل پر مت لو دو تین دنوں میں خود ہی ٹھیک ہو جائے گا مومن خان حرا دے سنجیدگی سے بولے جس کی آنکھوں میں آنسو تیر رہے تھے بابا میں خفا نہیں ہوں میں اس قابل ہو حرا کی آواز رندھ گی اور بھاگ کر اپنے کمرے میں مومن خان ایک ٹھنڈی سانس لے کر رہ گئے

🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷

قلبی نے بضعہ کو پہلے کمرے میں دیکھا تو پھر کچن کی طرف آیا جہاں بضعہ کھڑی چائے تیار کر کے پکوڑوں کیلئے تیل گرم کرنے کیلئے رکھ رہی تھی جب پیچھے کسی موجودگی کا احساس ہوا تو پیچھے مڑی آپ آ گئے بضعہ نے قلبی کو کھڑا دیکھ کر کہا اب چلو کمرے میں قلبی آہستہ آواز میں بولا آپ چلے میں جلدی پکوڑے بنا کر بابا کو دیکھ کر آتی ہوں بضعہ نے باول اٹھاتے ہوئے جواب دیا تم ہر بات کے جواب میں انکار کیوں کرتی ہوں قلبی نے بضعہ کو بازو سے پکڑتے ہوئے چیخا بضعہ کے ہاتھ سے باول دور جا گرا جو گی ٹکڑوں میں ادھر ادھر بکھر گیا آپ نے کیا کیا میں نے اتنے پیار سے بابا کے لیے پکوڑے بنا رہی تھی آپ نے سب ضاءع کر دیا میں دیکھتی ہوں آپ مجھے کیسے کمرے میں لے جا سکتے

NEW ERA MAGAZINE

ہیں میں نہیں جاتی جائیں آپ بضعہ روہانسی ہو کر ضدی لہجے میں بولی دیکھو میں نے بھی پہلے بھی کہا تھا اور اب بھی کہنے جا رہا ہوں کہ مجھے انکار سننے کی عادت نہیں ہے مگر تم سمجھتی کہاں ہو قلبی غصے میں بضعہ کے بال پیچھے سے مٹھی میں پکڑتے ہوئے بولا۔ آہ۔

۔۔۔۔۔میرے بال پلیز چھوڑے درد ہو رہا ہے بضعہ نے درد بھرے لہجے میں کہا

قلبی نے بضعہ کو چھوڑ دیا میرے پیچھے آؤ کمرے میں قلبی نے حکم دیتے ہوئے کہا اور کچن سے نکلا بضعہ بھی نم آنکھوں سے قلبی کے پیچھے لپکی قلبی نے کمرے میں داخل ہو کر واش روم میں جا گھسا بضعہ بیڈ پر بیٹھ گئی اور رونے لگی قلبی جلد ہی واش روم سے نکلا تو بضعہ اپنے آنسو صاف کر رہی تھی ایک تو مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ لڑکیاں اتنی جلدی کیوں رونے بیٹھ جاتی ہے قلبی بضعہ کے سامنے کھڑے ہو کر بولا بضعہ یار تم بھی اپنی غلطی نہیں مانتی عورت کا جب شوہر گھر آئے تو اس کے لئے جلدی پانی لے جاتے حال احوال پوچھتے ہیں کہ شوہر کی ساری تھکن اتر جائے اور تم ہو کے بحث کرنے لگ جاتی ہوں اب میں غصہ نہ ہو تو کیا کرو قلبی بضعہ سے بولا جس کی آنکھیں بار بار نم ہو رہی تھی میں نے آپ کو جواب دیا بضعہ روکھے پن سے بولی سوری مجھے غصے میں نہ جانے کیا ہو جاتا ہے جو میں اپنے آپے سے باہر ہو جاتا ہوں قلبی شرمندگی سے بولا آپ بیٹھے میں چائے لے کر آتی ہو آپ کے لے چائے مت لاؤ میرا سر درد باد و سر میں ہلکا ہلکا درد

ہے قلبی بیڈ پہ لیٹتے ہوئے بولا بضعہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی قلبی کے پاس آ کر بیٹھی کیا ہوا سر دباؤ نہ قلبی نے بضعہ کو دیکھ کر کہا جو عجیب کشمکش میں مبتلا تھی میں کیسے قلبی کو ہاتھ لگاؤں آخر ڈرتے ہوئے قلبی کا سر دبانے لگی اگر میں سونے لگا تم کھانا کھا کے کمرے میں آ جانا قلبی غنودگی میں جاتے ہوئے بولا جی بضعہ نے آہستہ سے جواب دیا

🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷

السلام علیکم فاطمہ باجی اسفند یار اور وقار نے گھر میں داخل ہو کر یک آواز میں بولے وعلیکم اسلام اتنی دیر میں پہنچے ہیں دونوں اور تو میرا فون کیوں نہیں اٹھا رہا تھا فاطمہ جو ان دونوں کا سن کر صحن میں ٹہل رہی تھی اسفند یار سے بولی میرا بیلنس ختم ہو گیا تھا باجی اسفند یار کندھے سے بیگ اتار کر جواب کیسے ہو دونوں فاطمہ نے دونوں کو دیکھ کر پوچھا ٹھیک ہے آپ کیسی ہے وقار نے اسفند یار کے ساتھ بیٹھتے ہوئے کہا تمہارے سامنے ہو بس فاطمہ نے سنجیدگی سے کہا میں نے پہلے ہی تم لوگوں کے لیے شربت تیار کر لی تھی میں لاتی ہوں ابھی فاطمہ نے کچن میں جاتے ہوئے کہا یہ لو یہ پی لو پھر آرام کر کے کھانا بھی کھا لینا فاطمہ نے جلدی شربت کا جگ پکڑے آئی تو میں کھانا نہیں کھا سکتا دل خراب ہے اسفند یار نے گلاس اٹھاتے ہوئے بولا تو کہہ رہا تھا کہ میں بضعہ کی

طرف جاؤں گا اب تو بہت دیر ہو چکی ہیں کل ساتھ میں چلے جائیں گے وقار نے یاد دلاتے ہوئے کہا ہاں اب سر درد سے پھٹ رہا ہے اسفندیار نے گلاس رکھتے ہوئے بولا کیوں بضعہ نے فون کیا تھا کیا فاطمہ نے سوال کیا نہیں باجی لمبی کہانی ہے کل بتادیں گے وقار نے جلدی سے کہا اسفندیار میں تمہاری قصور وار ہو میں نے تمہاری امانت کا خیال نہیں رکھا فاطمہ شرمندگی سے سر جھکاتے ہوئے بولیں آپ نے پوری کوشش کی تھی یہ میرے لیے بہت ہیں مگر جو اس کی قسمت میں ہونا تھا وہ تو ہو چکا ہے اسفندیار کھوے لہجے میں بولا مجھے وقار نے سب بتایا جب آپ نے وقار کو فون کر کے بتایا اسفندیار نے فاطمہ سے کہا کیا ہو چکا ہے بضعہ کے ساتھ فاطمہ نے اسفندیار سے پوچھا جس کی آنکھیں نم ہوی بضعہ کے ذکر پر میں جاتا ہوں سونے اسفندیار نے جلدی سے کہہ کر کمرے میں گیا وقار کچھ تو برا ہوا ہے مجھے تم بتاؤ فاطمہ نے وقار سے کہا وقار نے پوری داستان سنائی دی بضعہ کی شادی تک اس بے چاری نے کیا کیا نہیں سہا میں بے خبر تھی فاطمہ نے نم لہجے میں نے کہا آپ کے میسج کا انتظار کرتا ہوں آپ بھی سو جاے وقار اٹھتے ہوئے بولا فاطمہ نے ایک ٹھنڈی سانس خارج کی اور برتن اٹھا کر کچن کی جانب چلی

قلبی جب سو گیا تو بضعہ باہر نکلی تو حرا کچن میں کھڑی کھانا بنانے کے لیے پیاز کاٹ رہی تھی جب ہی اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے حرا کھانا بنا رہی ہوں میں بنا لیتی ہو تم بیٹھو یہاں بضعہ حرا کے پاس آتے ہوئے بولی آج میں بنا لیتی ہیں دوپہر کو بھی آپ نے بنایا تھا حرا پیاز سائیڈ پہ رکھتے ہوئے جواب دیا بھائی آ گے کیا ہاں آتے ہی سو گئے تھے ان کے سر میں درد تھا بضعہ ایک کرسی کھینچ کر بیٹھے ہوئے بولی ٹبلیٹ دیتی انکو حرا نے کہا نہیں وہ بس سو گئے تھے میں تمہاری مدد کروں بضعہ چولہا جلاتے ہوئے بولی اوکے بھابھی ادا کرتے ہوئے بولی اور دونوں نے باتوں باتوں میں سالن بنا اور مومن خان کے کمرے میں لے جا کر تینوں نے اکٹھا کھانا کھایا ہے حرا اور بضعہ اپنے اپنے کمرے میں چلی گئی

🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷

بضعہ کمرے میں آ کر بیڈ پہ بیٹھ کر بیٹھی تو قلبی کی طرف دیکھا جس کی گال ٹماٹر کی طرح سرخ ہو رہے تھے آپ کتنے پیارے لگتے ہیں سوتے ہوئے نہ جانے کیوں جاگتے ہی چنگیز خان بن جاتے ہیں بضعہ قلبی کے ڈمپل پہ انگلی پھرتے ہوئے مدھم آواز میں بولیے کتنے گرم ہے کہاں بخار تو نہیں ہوا ان کو بضعہ قلبی کے ماتھے پہ ہاتھ لے جاتے

ہوئے بڑبڑای یہ تو بخار میں تپ رہے ہیں یااللہ اب کیا کروں بضعہ دل پہ ہاتھ رکھ کر بولی کیا کرو بابا کو بتاؤ کہ نہیں بضعہ قلبی کے پاس سے اٹھتے ہوئے بولی نہیں بضعہ بابا بھی اسے پریشان ہو جائیں گے میں ایسا کرتی ہوں ان کو پٹیاں کرتی ہو شاید اس کے ساتھ کچھ بخار کم ہو جائے بضعہ کچھ سوچتے ہوئے الماری سے ایک کپڑا نکال کر کچن میں گی اور ایک برتن میں پانی لے کر آئ قلبی کے پاس بیٹھتے ہوئے قلبی کو پٹیاں کرنے لگی قلبی تھوڑا سا کسمسایا پپ۔۔۔پانی قلبی مشکل سے آنکھیں کھولتے ہوئے بولا بضعہ نے جلدی سے گلاس پانی سے بھرا اور قلبی کو بیٹھنے میں مدد کی اور قلبی کے لبوں گلاس کو لگایا قلبی نے دو تین گھونٹ پانی لے کر لیٹا بضعہ بار بار قلبی کی بخار چیک کرتی اور ساتھ میں پٹیاں بھی بدلتی رہی تب کہی جا کے قلبی کا بخار تھوڑا کم ہوا بضعہ کی آنکھیں نیند سے بند ہونے لگی اور وہاں ہی بیڈ کے ساتھ سر ٹکا کے بیٹھتے سو گی

🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷

قلبی جب صبح اٹھا تو بضعہ کو اپنے پاس بیٹھے دیکھ کر حیران ہوا بضعہ یہاں کیوں سو رہی ہے قلبی سوچنے لگا بضعہ کے چہرے کو تھپھپایا بضعہ ہڑبڑا کر اٹھی آپ ٹھیک ہے بضعہ نے قلبی طرف دیکھتے ہوئے کہا تمہاری ساری رات خدمت کرنے سے اب گزارا ہوا ہے

قلبی نے مسکراتے ہوئے ہاں آپ کو بخار بہت تیز تھا بضعہ بیڈ پر بیٹھے ہوئے کہا تم نے
میری اتنی خدمت کیوں کی قلبی نے دوبارہ کہا میں آپ کی طرح سخت دل نہی ہو کہ
آپ کو بخار میں جلتا دیکھ کر سو جاتی بضعہ نے سنجیدگی سے جواب دیا تم ابھی تک مجھ سے
خفا ہو قلبی نے اپنے اوپر سے کمبل ہٹاتے بولا آپ نے منایا ہے کبھی بضعہ نے سوال کیا
ہم اپنی بیگم جاناں کو منانے گے مگر بخار نے آگھیرا قلبی مسکراتے ہوئے کہا تو یہ بیماری
میں بھی آپ کا موڈ رومینٹک ہے بضعہ اٹھتے ہوئے بولی کیوں تم کو اچھا نہیں لگتا میرا
مسکرانا قلبی ہنستے ہوے بولا میں آپ کے لئے ناشتہ لاتی ہو آپ تب تک فریش ہو
جائے بضعہ کمرے کی لاک کھولتے ہوئے کہا یار میں اٹھوں گا کیسے مجھ سے تو ہلا بھی
نہیں جاتا قلبی کھانستے ہوئے بولا میں مدد کرتی ہوں آپ آرام سے اٹھے بضعہ نے اپنے
قدم واپس پلٹ دے اور قلبی کے پاس آتے ہوئے بولی چلے ہمت کر کے اٹھے بضعہ
نے قلبی کو اٹھنے میں مدد کے لئے ہاتھ بڑھایا تم سچ میں میرے لئے پریشان ہو قلبی خود
اٹھتے ہوئے بولا آپ اتنی دیر سے ایکٹنگ کر رہے تھے بضعہ غصے سے قلبی کو کھڑا دیکھ کر
بولی ہائے صدقے تیرے غصے دے قلبی مسکراتے ہوے بضعہ کی ناک پکڑتے ہوئے
بولا آپ جھوٹ بھی بولتے ہیں بضعہ روکھے پن سے بولی اب میں کیا کروں مجھے اچھا لگتا
ہے تمہیں اپنے قریب دیکھ کے قلبی بضعہ کی طرف دیکھتے ہوئے بولا بضعہ قلبی کو گھور

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کر کمرے سے نکلی قلبی ہولے سے مسکرا کر واش روم کی طرف چلا گیا

فاطمہ باجی میں بضعہ کی طرف چلتا ہو شاید اس کو بھی اپنے ساتھ لے آؤ اسفندیار نے
فاطمہ کو آواز دی جو ناشتہ بنانے میں مصروف تھی ناشتہ تو کر لے فاطمہ نے اسفندیار کو
پیچھے سے آواز دی جو گیٹ کھول رہا تھا راستے میں کچھ کھالوں گا آپ دروازہ بند کر دیجئے
اسفندیار کہہ کر رو کا نہی جلدی سے باہر نکلا کی فاطمہ نے خاموشی سے گیٹ بند کیا یااللہ
وہاں سب خیریت ہو فاطمہ نے دل سے دعا کی اسفندیار گھنٹے بعد مومن خان کے حویلی
سامنے کھڑا تھا اسفندیار نے بیل دے کر انتظار کرنے لگا جی آپ جب قاسم نے گیٹ
کھول کر اسفندیار کو دیکھا تو حیرانی سے بولا اسلام علیکم کیا میں اندر آ سکتا ہوں اسفندیار
نے اجازت چاہی جی اندر آئے قاسم ایک سائیڈ پر ہوتے ہوئے کہا وہ میں اپنی بہن سے
ملنے آیا ہوں اسفندیار نے قاسم سے کہا جو گیٹ بند کر رہا تھا بہت اچھا کیا تمہاری بہن
بہت اچھی میری بیوی تو اس کی تعریف کر کے تھکتی نہی قاسم مسکراتے ہوئے کہا جی
اسفندیار نے اثبات میں سر ہلایا بیٹا مجھے معاف کر دو میں تمہیں یہاں زبردستی لایا اور
قاسم ندامت سے بول رہا تھا کہ اسفندیار نے اس کی بات کاٹی ایک غریب آدمی امیر کا

سامنے بے بس ہوتا ہے چچا تمہارا کوئی قصور نہیں ہے اسفندیار سنجیدگی سے بولا اللہ تمہیں کامیاب کرے بیٹا جو تم نے مجھے چچا کہا قاسم اسفندیار کو گلے لگاتے ہوئے بولا آمین بس دعا میں یاد رکھے اسفندیار نے قاسم سے الگ ہوتے ہوئے دھیمے لہجے میں کہا اور اپنے قدم آگے بڑھائے

🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷

حرا یہ میں نے ناشتہ بنالیا ہے تم بابا کے ساتھ ناشتہ کروں میں قلبی کو دیکھ کر آتی ہوگی بضعہ دو ٹرے تیار کر کے حرا سے بولی جو پاس بیٹھے پیار سے بضعہ کو کو دیکھنے میں مصروف تھی ایسے کیا دیکھ رہی ہو بضعہ نے مسکراتے ہوئے پوچھا ویسے بھابھی آپ کتنی کیوٹ سی ہی نا حرا نے ایک ٹرے لیتے ہوئے کہا چوٹی بچی نہیں ہو پورے اٹھارہ برس کی عمر میں بضعہ نے ہنستے ہوئے کہا اچھا بھابھی آپ بھای کے ساتھ ناشتہ کریں آپ تو بھائی کے ساتھ بیٹھتی بھی نہیں ہے کیا ان سے خفا ہیں حرا نے سوال کیا میں کیوں نہیں بیٹھتی اور خفا نہیں ہوں بضعہ نے جلدی سے کہا اچھا بھابھی میں چلتی ہو ناشتہ کر کے مدرسے سے بھی جانا ہے نہ یاد ہے آپ کو حرا جاتے ہوئے بضعہ سے کہا یاد ہے تم جلدی ناشتہ کر و اور میرے کمرے میں آؤ میں قلبی سے پوچھ کے تمہارے ساتھ جاتی ہو بضعہ نے حرا کو

جواب دیا اور دونوں کچن سے نکلی حرا جب مومن خان کمرے میں جا رہی تھی کہ لاونج میں اسفندیار کھڑا نظر آیا حرا جلدی سے کمرے میں داخل ہوئی اور مومن خان سے بولی بابا باہر وہ اسفندیار آیا ہے تو جاؤ کھڑی وہاں بلا اندر میرے کمرے میں مومن خان خوشی سے بولے جی بابا حرا کہہ کر لاوءج کی جانب چلی

یہ محلوں میں رہنے والے لوگ کتنے بے رحم ہوتے ہیں کسی غریب کا احساس بھی نہیں ہوتا بس ان پر اپنی مرضی ہے تھوپ دیتے ہیں جیسے بضعہ پہ اپنی مرضی تھوپ دی اسفندیار لاونج دیکھتے ہوئے سوچنے لگا جب اسکی نظر سامنے حرا پر پڑی جو اس کی طرف آ رہی تھی سنجیدہ چہرہ اور سر پر مکمل ڈوپٹہ اوڑھے ہوئے جو اس سے پہلے اسفندیار نے اسکو اس پردے میں نہیں دیکھا تھا تو یک ٹک نظروں سے حرا کو دیکھ رہا تھا اسلام علیکم آپ یہاں کیوں کھڑے ہیں اندر کمرے میں آئے حرا نے مدھم لہجے میں کہا وہ مجھے بضعہ سے ملنا ہے اسفندیار نے حرا کے چہرے سے نظریں ہٹا کر بولا آپ بابا سے ملے میں بھابی کو بلاتی ہوں مجھے بابا نے آپ کے پاس بیھجا ہے حرا سنجیدگی سے کہہ کر خاموش ہوی ان کا کمرہ دیکھا دو اسفندیار نے حرا کو دیکھتے ہوئے کہا یہ سامنے والا کمرہ بابا کا ہے حرا سامنے والے کمرے کو اشارہ کرتی ہوئ بولی اسفندیار کچھ کہے بنا کمرے کی

طرف جانے لگا اسفندیار کتنا بدل گیا ہے حرا اسفندیار کو جاتے ہوئے سوچنے لگی اور اپنے قدم قلبی کے کمرے کی جانب بڑھائے

🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷

یارا تنی دیر لگا دی ناشتہ لے آنے میں قلبی بضعہ کو کمرے میں داخل ہو کر بولا ناشتہ بنا رہی تھی بضعہ قلبی کے سامنے ٹرے رکھتے ہوئے بولی آج کے بعد گھر کا کام کو ہاتھ مت لگاؤ فاطمہ بی کام کرتی ہے اور کوئی دوسرا ملازمہ بھی رکھ دوں گا قلبی نے بضعہ کی طرف دیکھتے ہوئے بولا گھر کے کام کرنا میری عادت ہے اور تم دوسری ملازمہ اپنے لیے رکھو مجھے ضرورت نہیں ہے بضعہ ناگواری سے بولی کیوں اپنے لیے رکھو تم ہو نہ میرے خدمت گزار بیوی قلبی بضعہ کو تنگ کرتے ہوئے بولا اگر آپ کی خدمت کرنا مجھ پر فرض نہیں ہوتا تو میں آپ کی طرف دیکھتی بھی نہیں بضعہ غصہ ہوتے ہوئے بولی اتنی بری شکل ہے میری قلبی چہرے پر معصومیت لاتے ہوئے بولا بالکل سڑے ہوئے کرے جیسے آپ کی شکل ایسے لگتا ہے چنگیز خان نے اپنے بعد اپنے کرسی پر آپ کو بٹھا لیا ہے اور منہ پر بارہ بجے ہوتے ہیں بضعہ صاف گوی سے بولی اگر یہ چنگیز خان اٹھا نہ تو پھر تمہاری خیر نہیں قلبی اپنی تعریف سن کر تھوڑا سخت ہوا دیکھ لیا نہ آپ ہے ہی یہ

کڑوے کریلے اتنی جلدی غصہ ہوتے ہیں میں کیا کروں میں سچ ہی تو کہتی ہوں بضعہ ڈرتے ہوئے قلبی کی جانب دیکھ کر بولی قلبی قہقہہ لگا کے ہنس پڑا اور تمہاری شکل کیسی ہے بتاؤ قلبی اپنی ہنسی پر قابو پاتے ہوئے بولا تو بارش میں بھیگ بلی جیسے ہو جو ڈری سہمی رہتی ہے قلبی ہنستے ہوئے بولا بضعہ غصے سے پہلو بدل کر رہ گئی آپ سے اچھی ہو جیسی بھی ہو بضعہ نے تھوڑا غصہ ہوتے ہوئے بولی ہاں تم اچھی بھی ہو اور پیاری بھی اس لئے تو میرا بے چارہ دل تم پر آگیا بیگم جاناں قلبی دل پر ہاتھ رکھ کے بولا بضعہ نے قلبی کو گھورا جب ہی دروازے پر دستک ہوئی آئے دروازہ کھلا ہے بضعہ نے آنے والی کو آواز دی میں ہو بھا بھی آپ تیار ہوی حرا کمرے میں داخل ہو کر بولی تم میرے کمرے میں کیا کر رہی ہو قلبی حرا کو دیکھ کر بھڑک اٹھا بھائی وہ میں۔۔۔۔ حرا اپنے بھائی کے آنکھوں میں اپنے لیے نفرت دے کے نم لہجے میں کہا تمہیں اک بات سمجھ نہیں آتی میرے سامنے مت آیا کرو قلبی شدید اشتعال انداز میں بولا میں نے کہا تھا اس کو کہ میرے کمرے میں ہم مدرسے جا رہے ہیں اسلے حرا یہاں آی بضعہ نے قلبی سے کہا جس کی آنکھیں غصے سے لال ہو رہی تھی یہ میری مرضی کے بغیر کہاں نہی جائے گی تم جاؤ اکیلے قلبی بلند آواز میں بولا بھا بھی وہ آپکے بھای آے ہیں بابا کے کمرے میں بیٹھے ہیں حرا بضعہ اسے کہہ کر جلدی سے کمرے سے نکلی دروازہ لاک کر کے آو ناشتہ

کرو کہاں جانے کی ضرورت نہیں قلبی نے بضعہ کو آواز دی جو گم صم سی بیٹھی تھی تم اپنی نند کے لیے مجھ سے باتیں نہیں کروں گی بضعہ قلبی بضعہ کے پاس بیٹھتے ہوئے نرم لہجے میں بولا وہ میرے نند نہیں بہن ہے اور میرے بھای آ گے ہیں میں اس کے ساتھ جا رہی ہو بضعہ اپنے آنسو روکتے ہوے بولی تم نہیں جاؤں گی قلبی نے فورا کہا میں جا رہی ہوں مجھے آپ کے ساتھ رہ کر خود پہ غصہ آتا ہے کہ میں اک سنگدل انسان کے ساتھ رہ رہی ہیں بضعہ اٹھتے ہوئے بولی میں نے حرا کے سختی کی اس لیے تم اپنے گھر جا رہی ہو پلیز گھر مت جاو میں تمہارے بغیر نہی رہ سکتا قلبی بضعہ کا راستہ روک کر کہا آپ ہٹے میرے راستے میں اور آپ کی بات نہیں سن سکتی بضعہ نم لہجے میں کہہ کے تیزی سے کمرے سے نکلی قلبی یہ تو نے کیا کیا قلبی صوفے پہ سر پکڑ کر بیٹھ گیا سوچنے لگا

🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷

السلام علیکم انکل اسفندیار کمرے میں جاتے ہی بولا و علیکم السلام بیٹا آؤ میرے ساتھ ناشتہ کرو مومن خان پیار سے بہت شکریہ انکل میں ناشتہ کر کے آیا ہوں اسفندیار نے مسکراتے ہوئے جواب دیا انکل بضعہ اپنے کمرے میں ہے کیا اسفندیار نے باہر کی جانب دیکھتے ہوئے کہا ہاں بیٹا حرا اس کو بلانے کے لیے گی ہے ابھی آ جائے گی بہت ہی پیاری

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بچی ہیں ہم سب کا بہت خیال رکھتی ہے مومن خان نے ناشتے سے بس کرتے ہوئے بولے مومن خان بضعہ کی تعریف کرتے ہوے بولے میں بضعہ کو لینے آیا ہوا انکل اسفندیار نے بات شروع کی مگر کیوں بیٹا مومن خان جلدی سے بولے انکل وہ ہر لڑکی میکے جاتی ہے ایک دو دن اپنے گھر میں گزار لے پھر اگر یہاں آنا چاہیے یہ اس کی مرضی ہیں کیوں کہ اس کی شادی بھی کچھ اچھے حالات میں نہیں ہوں ہی اسفندیار نے سنجیدگی سے کہا تمہاری بات بھی ٹھیک ہے بیٹا مگر اس کی شادی ہو چکی ہے چاہے جس طرح بھی حالات تھے اب وہ میری بہو ہے مومن خان نے سمجھاتے ہوئے کہا میں معافی چاہتا ہوں جو کچھ بھی حرا نے تمہارے ساتھ کیا اور قلبی نے بضعہ کے ساتھ زبردستی شادی کی میں شرمندہ ہوں تم سے بیٹے مگر قلبی کو بضعہ پسند تھی اسلیے جلدی سے شادی کی مومن خان معافی مانگتے ہوئے بولے انکل بیٹا بھی کہتے ہیں اور معافی بھی مانگتے ہیں معافی مانگنے کی کوئی ضرورت نہیں جو بھی ہوا میرے ساتھ وہ میں بھول چکا ہوں مگر اس معاملے میں بضعہ پہ زبردستی نہیں کروں گا وہ جو کہے گی وہی میں کروں گا آپ میرے باپ کی جگہ پہ ہے آپ حق پہ فیصلہ کریں گے اسفندیار مومن خان کی طرف دیکھ کر کہا ضرور مومن خان نے اثبات میں سر ہلایا اتنے میں بضعہ کمرے میں آئی بھائی اسلام علیکم بضعہ خوشی سے بولی وعلیکم اسلام میری گڑیا کیسی ہے اسفندیار اٹھ

کر بضعہ کے سر پر ہاتھ رکھ کر بولا میں ٹھیک ہوں بھائی آپ کیسے ہیں بضعہ اسفندیار کے ساتھ والے صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولی میں اپنی بہن کو دیکھ کر ٹھیک ہو گیا اسفندیار نے مسکراتے ہوئے کہا بابا آپ نے ناشتہ کیا بضعہ مومن خان سے بولی جو بہن بھائی کی بات چیت سن رہے تھے جیتی رہو بچی میں نے کر لیا ہے مومن خان دعا دیتے ہوئے بو بھای آپ کے لے چاے لاو بضعہ اسفندیار سے پوچھی نہی گڑیا میں تمہیں لینے آیا ہو تم جاو اپنا سامان باندھو فاطمہ باجی انتظار کر رہی ہوں گی اسفندیار نے بضعہ کی طرف دیکھتے ہوئے بولا جو اس کی طرف ہی دیکھ رہی تھی بیٹی جاو اپنے گھر اگر قلبی کے ساتھ رہنا چاہو تو گھر واپس آ جانا یہ تمہارا گھر ہے مومن خان نرمی سے بولے قلبی مومن خان کے کمرے کے باہر کھڑا ہوا تھا جب بضعہ کو روکنے آیا تھا مومن خان کے الفاظ قلبی کے دل پر تیر کی طرح لگے بابا کل رات قلبی کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی تیز بخار تھا انکا تو میں جب وہ ٹھیک ہو جائے تو میں چلی جاؤں گی اپنے گھر بضعہ کہہ کر تھوڑا خاموش ہوی قلبی باہر کھڑا مسکرایا تو بضعہ ایسے مجھ کو ڈرا رہی تھی قلبی نے سوچا اور رہی بات قلبی کے ساتھ رہنے کی قلبی کا دل دھک دھک کرنے لگا نا جانے بضعہ کیا فیصلہ سنائیں میری شادی ہو چکی ہے میں ان کے نکاح میں بضعہ نم لہجے میں بولی اللہ تم کو خوش رکھے بیٹی مجھے تم سے یہی امید تھی سمجھداری کی مومن خان مسکراتے ہوئے بولے بضعہ سے

کہنے لگی بھابی آپ بیٹھے میں آپ کے لئے چائے بنا کر لاتی ہوں بضعہ اٹھتے ہوے بولی قلبی جلدی سے لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا اپنے کمرے میں جا گھسا بضعہ خوشی سے کمرے سے نکلی اپنے قدم کچن کی طرف بڑھائے

🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷

حرا اپنے کمرے میں بیٹھی رو رہی تھی آخر جب دل تھک کے رونے کی وجہ سے تو اٹھی منہ دھویا آئینے کے سامنے کھڑی ہوئی حرا ابھی تو تیری سزا شروع ہوئی ہے تم نے ابھی سے ہار مان لی ابھی تو باقی لوگوں کی طعنے سننی باقی ہیں تو بس صبر کرو اور وہاں جا جہاں سکون ہی سکون ہو حرا اپنے آپ کو تسلی دے رہی تھی مگر بھیا۔۔۔۔۔۔حرا ایک بار پھر رو پڑی چہرہ ہاتھوں میں لیے ہوئے ہی حرا جلدی سے اپنے آنسو صاف کے اور برقعہ پہن کے کمرے سے نکلی اور مومن خان کی طرف کمرے کی طرف بڑھی جہاں اندر سے مومن اور اسفندیار کی بات چیت کی آوازیں آرہی تھیں بابا میں قاسم چچا کے ساتھ مدرسے سے جا رہی ہوں بس داخلہ لے کر جلدی آجاؤنگی حرا کمرے میں داخل ہو کر مومن خان سے بولی بضعہ کو لیتی جاو مومن خان نے ہدایت دی بابا بھا بھی کو بھائی نے چھوڑا رہے میرے ساتھ حرا سر جھکا کر بولی اسفندیار کو حرا کو برقعے میں دیکھ کر

اسفندیار کو بہت خوشی ہوئی پھر تھوڑا سا ترس آرہا تھا اچھا جاؤ مومن خان نے اجازت

دی حرا علم کرنا چاہتی ہے تو آج داخلے کے لیے جارہی ہے اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ

میری بیٹھی کو ہدایت ملی مومن خان اسفندیار کو دیکھ کر بولے بہت اچھی بات ہے

اسفندیار دھیمے لہجے میں بولا بس اب مجھے ایک فکر ستا رہی ہے کہ اس کے ساتھ شادی

کون کرے گا مومن سنجیدگی سے بولے کیا تم حرا سے سچ میں سے محبت کرتے تھے

مومن خان یاد آنے پر اسفندیار سے پوچھا ہاں یہ سچ ہے اسفندیار نے اعتراف کیا اب

کرتے ہو محبت مومن خان نے اسفندیار کو دیکھ کر پوچھے اسفندیار کی آنکھوں کے

سامنے حرا اک چہرہ گھوم گیا ہاں اسفندیار صاف گوی سے بولا کہ تم حرا کو اپناوگے

اسفندیاد مومن خان نے اسفندیار سے کہا جو حیرانی سے مومن کی طرف سے دیکھ رہا تھا

مگر اک شرط پہ حرا کو اپناوگا آپ حرا کے لے کچھ نہ بنواے میں اپنی غریبی کے ساتھ

حرا کو اس حویلی سے لے جانا چاہتا ہو اور اپنی پوری کوشش کرونگا کہ حرا کو دنیا کی ہر

خوشی دو اسفندیار نے اپنا فیصلہ سنایا کاش اسفندیار تم مجھے پہلے مل جاتے مومن خان اٹھ

کر اسفندیار کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر بولے اب مل گیا ہو اسفندیار مسکرا کر بولا اچھا

میں جاتا ہو آپ حرا کی حرا کی مرضی پوچھ لے بہت دیر ہو گی ہے میں بضعہ کو بتاتا ہو

اسفندیار اٹھتے ہوے بولا بیٹھو بضعہ چاے لاتی ہو نگی مومن خان نے اسفندیار کو روک

کر کہا نہی بس بضعہ کو مل کر چلتا ہوا اچھا اللہ حافظ اسفندیار مومن خان سے مل کر کمرے سے نکلا اللہ تم کو سلامت رکھے مومن خان نے اسفندیار کو دل سے دعا دی

🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷

آپ جا رہے ہیں بھائی میں نے اتنی پیار سے آپ کے لئے چائے بنائی بضعہ سنا جو کچن سے نکلی تو سامنے اسفندیار آ رہا تھا تو رو کے پن سے بولی چائے کو چھوڑ میں تجھے ایک بات بتاتا ہوں تو سن کے خوش ہو جائے گی اسفندیار مسکراتے ہوئے بولا بضعہ کچن میں چائے رکھ کر اسفندیار کو لاؤنج میں لے آئی ہاں اب جلدی بتا دے خوشی کی خبر بضعہ خوشی سے بولی میں شادی کر رہا ہوں اسفندیار نے بضعہ کو دیکھ کے کہا جس کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں کون ہے میری بھابی کہاں ہے کیسی ہے کب کر رہے ہیں شادی بضعہ خوشی کے مارے ایک سانس میں بولی پگلی صبر تو کر لے اسفندیار نے ہنستے ہوئے بولا تیری بھابھی حرا ہے اسفندیار نے کہاں کیا۔۔۔۔۔۔۔بضعہ قدرے بلند آواز میں کہا سچ بھیا خوشی سے بولی ہاں اسفندیار نے اثبات میں سر ہلایا آپ نے یہ فیصلہ بہت اچھا کیا پھر یہ اللہ آپ دونوں کو خوش رکھے آمین بضعہ نے دل سے دعا

دی اچھا میں چلتا ہوں اب اگلی بار بارات کے ساتھ حاضر ہو گا اسفندیار حاصل ہوئے

بولا اچھا بھائی مگر جلدی آئے گا بضعہ نے پیار سے کہا اپنا خیال رکھنا خوش رہو اسفندیار

بضعہ کے سر پر ہاتھ رکھ کر کے بولا اور آگے بڑھنے لگا بضعہ خوشی سے اپنے کمرے میں

گئی

🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷

بضعہ جب اپنے کمرے میں آئی تو قلبی کو دیکھ کر بھاگ کر اس کے پاس گی جو اوندھے

منہ بیڈ پر پڑا تھا اور اس کا ایک ہاتھ نیچے لٹک رہا تھا قلبی اٹھے یہ کیا ہوا قلبی

۔۔۔۔۔۔بضعہ پریشانی سے بولی جب کچھ سمجھ نہیں آیا تو روتے ہوئے مومن خان کو

بلانے کے لیے جانے لگی بابا۔۔۔۔جب ہی قلبی نے اس کا ہاتھ پکڑا بابا کو مت بلاو

قلبی مسکراتے ہوئے بولا بضعہ جلدی سے مڑی آپ ٹھیک ہے بضعہ نے غصے سے پوچھا

ہاں میری جان ٹھیک ہو یہ تو بس ویسے مجھے ایک مذاق سوجھا کل بھی سیدھا ہوتے ہو

بیٹھ کر بولا آپ اس کو مزاق کہتے ہیں آپ نے تو میری جان ہی نکال دی بضعہ آنسو

صاف کرتے ہوئے بولی میں دیکھنا چاہتا تھا کہ میری بیوی میرے لئے کتنا پریشان ہوتی

ہے مگر تو پریشانی کے ساتھ رونے بھی لگ گئی قلبی ہنستے ہوئے بولا بضعہ صوفے پہ منہ

پھیلا کر بیٹھ گئی میں گھبرا گئی تھی اور آپ دانت نکال رہے ہیں بضعہ ناراضگی سے بولی قلبی بضعہ کے ساتھ بیٹھا سوری قلبی کان پکڑ کے بولا آپ کی ایک غلطی تو نہیں جو میں معاف کرو بضعہ قلبی کو دیکھ کر بولی اچھا مجھے اپنی غلطیاں بتاو کہ میں سب کی معافی مانگو قلبی نے سنجیدگی سے کہا آپ کی پہلی غلطی یہ ہے کہ آپ غصے میں سوچتے نہی ہے دوسری یہ کہ حرا کو معاف کیوں نہیں کرتے ہیں حالانکہ وہ اپنی غلطی کی سزا بھگت چکی ہے بضعہ ایسا کہہ کر چپ ہوئی تمہیں پتا ہے کہ اس نے کیا حرکت کی قلبی ناگواری سے بولا میں نے کہا نہ اسے اس حرکت کی سزا مل گی ہے اور اس پہ اللہ نے رحم کیا کہ اسکو اپنے دین کی طرف لایا وہ آج مدرسے گی ہے علم میں داخل لینے اور اس کی شادی بھی ہے اگر اس کے اللہ ہو تم اس کو معاف کیوں نہیں کرتے وہ بہن ہے آپ کی تمھاری نفرت نہیں سہہ سکتی قلبی بضعہ کو سمجھاتے ہوے بولی قلبی غور سے بضعہ کی باتیں سن رہا تھا حرا کی شادی کس سے ہے قلبی نے پوچھا کیوں بتاو آپ کون سا اس کی شادی میں شریک ہونگے بضعہ اٹھ کر بیڈ کی چادر صحیح کرتے ہوئے جواب دیا میں حرا کو آج ہی معاف کروں گا مگر پہلے بتاؤ کس سے شادی ہے اس کی قلبی نے جلدی سے کہا آپ سچ کہہ رہے ہیں بضعہ تقریبا چیختے ہوئے بولی ہاں قلبی نے مسکرا کر جواب دیا اسفندیار سے حرا کی شادی بضعہ نے خوشی سے کہا تو اس کا مطلب ہے کہ گھر میں پھر خوشی آے گی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

قلبی نے مسکراتے ہوئے پوچھا بالکل ہمارے گھر میں تو پہلی خوشی ہے بضعہ قلبی کو دیکھ کے کہا بضعہ کیا تم نے مجھے معاف کیا قلبی بضعہ کے پاس آتے ہوئے پوچھا ذرا سوچ کے بتاتی ہوں بضعہ سوچنے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے بولی کبھی سوچتی ہوں کہ تم کو چھوڑ کے چلی جاؤں مگر دل کہتا ہے کہ بضعہ نے مسکرا کے بات ادھوری چھوڑی دل کیا کہتا ہے قلبی تابی سے پوچھا یہ کے کہ اس گھر کو تمہاری ضرورت ہے بضعہ ہنستے ہوئے بولی اور تمہارے دل کو شوہر کا خیال نہیں آتا کبھی کا موڈ آف ہوا آتا ہے مگر کبھی کبھی آپ کے دل کی طرح میرا دل بے قابو نہیں ہے نہ بضعہ شرارت سے بولی اس دل پر کسی کا بس نہیں چلتا قلبی دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا اچھا آپ یہاں بیٹھے میں حرا کو دیکھ کر آتی ہوں کہ آگئی مدرسے سے یا نہیں بضعہ نے گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جہاں گھڑی میں بارہ بجنے والے تھے میں بھی بابا سے مل کر ہی حرا کے پاس آؤں گا تم اس کو مت بتانا میرا اوکے قلبی نے کچھ سوچتے ہوئے کہا ٹھیک ہے نہیں بتاتی بضعہ کہہ کر دروازہ کھول کر باہر نکلی

🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷

حرا داخلہ لے کر بہت خوش تھی جب سب سے پہلے مومن خان کو بتا کر اپنے کمرے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں ایک فریش ہو کر بیٹھی تھی کہ بضعہ اس کے کمرے میں داخل ہوئیں داخلہ مل گیا یا نہی بضعہ صوفے پہ بیٹھتے ہوئے بولی جی بھابی ایک دودن میں نئے کلاس شروع ہونے والے ہیں پھر چلو گی ہر خوشی سے بولی چلو ڈبل مبارک ہوایک داخلہ مل جانے کی خوشی میں اور دوسری شادی کی خوشی میں بضعہ مسکراتے ہوئے بولی کس کی شادی بھابھی حرا حیرانی سے پوچھا تمہاری شادی اور کس کی بابا نے تمہارا کروالیا ہے اور جلد ہی تمہاری شادی ہے بضعہ نے ہرا اک کو دیکھ کر بولی جس کے چہرے کی رنگت زردے کی مانند ہوی کس کے ساتھ طے کیا میرا رشتہ حرا کھوے لہجے میں بولی اسفندیار کے ساتھ بضعہ نے حرا کو بتایا جائے جو حیرانی سے بضعہ کو دیکھ رہی تھی اسفندیار۔۔۔۔ مگر بھابھی اس سے میری شادی کیسی ہو سکتی ہے حرا پریشانی سے بولی کیوں نہیں ہو سکتی بضعہ حیرانی سے پوچھا بھابھی میں اس کے قابل نہیں ہوں حرا روتے ہوئے بولی کون کس کے قابل ہے یہ اللہ جانتا ہے اسفندیار کی پسندیدگی سے یہ رشتہ ہوا ہے وہ تم سے آج بھی محبت کرتا ہے اور کل بھی کرتا تھا بضعہ حرا کے آنسو صاف کرتے ہوئے سمجھانے لگے مگر بھابھی۔۔۔ حرا کے آنسو تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے جب ہی قلبی مومن خان حرا کے کمرے میں داخل ہوئے کیا ہوا مومن خان فکرمندی سے آگے بڑھا بابا یہ اسفندیار کا سن کر رونے لگی بضعہ خود بھی پریشان ہوی حرا کو ایسے روتے دیکھ کے حرا

قلبی کو دیکھ کر چپ ہوئی تمہیں تو خوش ہونا چاہیے تم میری بیوی کی بھابھی بن رہی ہوں قلبی حرا کے ساتھ بیٹھتے ہوئے بولا بھائی مجھے معاف کر دیں حرا قلبی کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے بولی میں تمہیں معاف کر دیا ہے گڑیا اور مجھے معاف کر دو تمہارے ساتھ اتنی بد تمیزی کر چکا ہو قلبی حرا کے ہاتھ نیچے کرتے ہوئے بولا آپ کو حق تھا میں بہت غلط تھی حرا سنجیدگی سے بولی جو ہو چکا ہے اس پر خاک ڈال کے آگے بڑھ قلبی مسکراتے ہوتے ہیں اور میں نے فیصلہ کیا کہ تمہاری رخصتی ہو گئی اور قلبی کا ولیمہ ہو گا مومن خان نے سب سے کہا میں سگنیچر بنا کر لیتی ہوں ابھی بھی ظاہر کرتے ہوئے کہا اور باہر چلی قلبی حرا کے ساتھ مذاق مشغول ہوا مومن خان دونوں کو بچوں کو خوشی سے دیکھنے لگے اللہ میرے دونوں بچوں کو یونہی ہنسی خوشی عطا کرے آمین مومن خان کے دل سے دعا نکلی

اسفندیار کہاں کسی کے دباؤ میں آ کر یہ شادی تو نہیں کر رہا ہے حرا سب کے چلے جانے کے بعد سوچنے لگی میں اسفندیار کو فون کرتی ہو حرا موبائل اٹھا کر اسفندیاع کا نمبر ڈائل کیا جو تیسری دفعہ اسفندیار نے اٹینڈ کیا اسلام علیکم میں حرا کو بات کر رہی ہو اسفندیار

کے کال اٹھاتے ہوئے بولی و علیکم اسلام اسفند یار تھوڑا حیران ہوا ہے حرا کے فون آنے پر میں تم سے ضروری بات کرنا چاہتی ہوں اسفند یار کیا تم فارغ ہوا بھی حرا نے پوچھا میں فارغ ہوں جو بھی کہنے ہی بتاو اسفند یار نے جلدی سے کہا اسفند یار کیا تم اس شادی سے خوش ہو میرا مطلب ہے کہ تم کسی کے دباؤ میں تو نہیں کر رہے نہ یہ شادی اسفند یار مجھے غلط مت سمجھنا میں بہت خوش ہوں اسفند یار مگر تمہاری رضامندی جاننا چاہتی ہوں میں ایک بدنام لڑکی تم جانتے ہو میں تم سے اس لئے پوچھ رہی ہوں کہ کل تم مجھے طعنہ نہ دو حرا سنجیدگی سے بولی پہلی بات یہ ہے کہ میں شادی اپنی مرضی سے کر رہا ہوں اور دوسرے کے تم ماضی کو بھول جاؤ ہم دونوں ایک نئے سفر شروع کرنے والے ہیں جس میں صرف خوشیاں ہوگئی کیا تم میرے اس نے سفر میں ساتھ دوں گی پورے وفاداری اور اخلاص کے ساتھ ہاں مگر مجھ سے کبھی بے وفائی مت کرنا اسفند یار

انسان سب کچھ برداشت کر سکتا ہے مگر بے وفائی کو نہیں

حرا کھوے لہجے میں بولی مجھے خود بے وفائی سے نفرت ہے میں خود کیسے کروں گا حرا اسفند یار نے مسکراتے ہوئے پوچھا مجھے کیا پتا ہے یہ دل سے پوچھو حرا نے ہنستے ہوئے کہا اگر تم میری کون سی نیکی ہو کہ خدا نے اس نیکی کے بدلے میں تمہیں مجھے عطا کیا

حرا خوشی سے بولی اب تم مجھے اتنا مخرور تو مت بناو نہ اسفند یار حرا کو تنگ کرتے ہوئے بولا تم میرا فخر ہو اسفند یار حرا نم لہجے میں بولی اچھا چھوڑو ان باتوں کو مجھے بتاؤ تمہیں داخلہ مل گیا علم میں اسفند یار نے حرا سے داخلے کا پوچھا جی بالکل ایک ہفتے بعد جاؤں گی حرا خوشی سے بتایا چلو اچھا ہے مبارک ہو اسفند یار میں پیار سے بولا اسفند یار میں فون رکھ رہی ہو میں جاتی ہوں نماز پڑھنے کے حرا ٹاءم دیکھتے ہوئے بولی جہاں کچھ ہی دیر میں ظہر کی نماز قضا ہونے والی تھی اوکے رکھو اپنا خیال رکھنا اسفند یار نے کہہ کر فون بند کیا اللہ اسفند یار جیسا شخص ہر لڑکی کے نصیب میں لکھ دے حرا نے سچے دل سے دعا مانگی اور نماز پڑھنے چل دی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم اتنا کام کرکے تھکتی نہیں کبھی اس بیچارے شوہر پہ بھی توجہ دے دیا کرو کل بھی کچن میں کھڑی بضعہ سے بولا بڑا جو برتن تقریباً دھو چکی تھیں اور کتنی توجہ چاہیے آپ کو آپکا خیال تو رکھتی ہو بضعہ نے قلبی کو دیکھ کر کہا ہر لمحہ ہر گھڑی تمہاری توجہ چاہیے میں چاہتا ہوں تم میرے پاس رہو بس تم ہو کے کام کے بہانے ڈھونڈتی ہوں قلبی چاہت سے بھرپور لہجے میں کہا اتنی پیاری باتیں کر رہے ہیں کون آجائے گا تو کیا سوچے گا بضعہ

روکھے پن سے بولی یہی کہ میاں بیوی باتیں کر رہے ہیں قلبی ہنستے ہوئے بولا میں کمرے میں جارہی ہوں آپ یہاں کھڑے رہے بضعہ کچن سے نکلتے ہوئے بولی یار اک تو تم مجھ سے روکھے پن سے باتیں کیوں کرتی ہو قلبی بضعہ کے پیچھے جاتے ہوئے آواز دی بضعہ کچھ کہے بنا کمرے میں گھسی میں آپ سے باتیں کرتی ہو مگر سب کے سامنے نہیں کر سکتی شرم آتی ہے بضعہ صوفے پر بیٹھے ہوئے بولیں تو میں تم اتنی شرمیلی کیوں ہو قلبی اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے بولا یہ میری عادت ہے بضعہ قلبی کو شرماتے ہوئے بولی اور یہی عادت مجھے اور بھی پسند ہے قلبی بضعہ کا ہاتھ پیار سے پکڑتے ہوئے بولا بضعہ میری زندگی میں آنے کے لیے تمہارا بہت شکریہ قلبی محبت پاش لہجے میں بولا بضعہ نے شرم سے نظریں جھکائی تم بضعہ کیا تم مجھ سے محبت کرتی ہو قلبی نے بڑے مان سے پوچھا ہاں آپ سے آپ اچھے لگتے ہیں بضعہ نے اقرار کیا اور محبت قلبی نے پھر پوچھا اس کا جواب اگلے سال دوں گی ابھی تھوڑا انتظار کریں بضعہ ہنستے ہوئے بولی میرے صبر کا امتحان تو مت لو نہ بتادو کہ مجھے بھی محبت ہے تم سے قلبی نے جلدی سے کہا بتادوں گی اب میرا موڈ نہیں بتانے کو بضعہ مسکراتے ہوئے اٹھی اور کمرے سے جانے لگی تمہارا موڈ تو میں ابھی ٹھیک کرتا ہوں بیگم جاناں قلبی ہنستے ہوئے بضعہ کے پیچھے لپکا جہاں بضعہ ہنستے ہوئے کمرے سے نکلی قلبی بضعہ کو جاتے ہوئے سوچنے لگا اس طرح بڑے

دل والی لڑکی اللہ نے مجھے کس انعام میں دی اخلاقی شرارتی معصوم اور تھوڑا ڈر نے والے قلبی نے مسکراتے ہوئے سوچا اور بضعہ کے پیچھے چلنے لگا جہاں وہ تھوڑا آگے چل کے قلبی کو پیچھے مڑ کر مسکراتے ہوئے دیکھتی اور قلبی تو بضعہ تھا ہی دیوانہ جس کے ایک مسکان پر قلبی کو دنیا کی ہر خوشی بے معنی لگتی بس یہ تھی قلبی کی خوبصورت دنیا

****

❤️ ختم شدہ ❤️

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاءاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین